صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 جون 2025ء بمطابق 19 ذوالحجہ 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

رَبُّ الۡمَشۡرِقَینِ وَ رَبُّ الۡمَغۡرِبین Oفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِO مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِOبَیۡنَھُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِOفَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِOیَخۡرُجُ مِنۡھُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانO فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِOوَلَہُ الۡجَوَارِ الۡمُنۡشَئٰتُ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِO فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

(ترجمہ): دونوں مشرق اور دونوں مغرب، سب کا مالک و پروردگار وہی ہے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے ؟۔ دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں۔ پھر بھی اُن کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے ؟۔ اِن سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے ؟۔ اور یہ جہاز اُسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں۔ پس اے جن و انس، تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے ؟و آخِرُ الدَعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔Leave Applications: جناب محمد عبدالسلام صاحب، ایم پی اے، 15 یوم 16 تا 30 جون 2025ء؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، پی کے 25، آج کے لئے؛ جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، 16 جون تا اختتام اجلاس؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 6 یوم، 16 تا 21 جون 2025ء؛ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل شکور خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب اکرم خان درانی صاحب، ایم پی اے، 16 جون تا اختتام اجلاس؛ جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شاہ ابوتراب خان بنگش صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ مخدوم زادہ سید محمد آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق سعید صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

معزز اراکین اسمبلی! چونکہ بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ تعداد میں معزز اراکین اسمبلی نے اپنے نام جمع کرائے ہیں، لہذا وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد وضوابط وطریقہ کار مجریہ، 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں: لیڈر آف اپوزیشن بیس منٹ، پارلیمانی لیڈرز دس منٹ، ممبران صاحبان پانچ منٹ، نہیں، تین منٹ کا اضافہ کرتے ہیں، پانچ منٹ کر لیتے ہیں، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں اور غیر ضروری بحث سے اجتناب کریں شکریہ۔

یہ جو لسٹ، اس دن ہم نے ریکویسٹ کی تھی اسی Chair سے کہ آپ جو جو بجٹ پہ Comment کرنا چاہتے ہیں یا بات کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اپنے نام دے دیں تو جو ترتیب مجھے میرے دفتر میں جمع ہوئی ہے، اسی ترتیب سے آپ سب کے نام موجود ہیں۔ لیڈر آف اپوزیشن صاحب، ایک تو آج آپ بھی سپیچ کریں گے اور جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، ان کی ترتیب ہم کیا کریں گے؟ وہ ڈیلی کریں گے یا آج ہی کریں گے؟

جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف): نہیں نہیں، آج نہیں ہوگی، اگر ایک ایک دن کل اور پرسوں اس طرح رکھیں تو وہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: مطلب ہے، ایک ایک دن ایک ایک پارلیمانی لیڈر پھر بات کرلیں گے۔

قائد حزب اختلاف: مطلب ہے پارلیمانی لیڈر تو پھر Next day، کل کل۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، نہیں ہمارے پاس Four days ہیں تاکہ پارلیمانی لیڈرز بھی، میں چاہتا ہوں کہ پورے ہو جائیں ناں تو کوئی یہ نہ ہو کہ کوئی Missing ہو جائے۔

قائد حزب اختلاف: کوئی آج کریں، کوئی کل کریں گے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 26-2025ء پر عمومی بحث

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر عباداللہ خان، اپوزیشن لیڈر خیبر پختونخوا اسمبلی، جناب ڈاکٹر صاحب!

قائد حزب اختلاف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر! بجٹ سپیچ پر موقع دینے پر۔ سپیکر صاحب! میں یہ Add کروں، Timing تو ہم سوچ رہے تھے اوپر جائیں گے، ہم نیچے جا رہے ہیں، اس صوبے کی طرف چلنا چاہیئے، اس میں بھی نیچے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں مشکور بھی ہوں، آپ جس طرح سے سیشن چلاتے ہیں اور جو سٹارٹ میں میں نے کہا تھا کہ You are custodian of the House آپ وہی صحیح طریقے سے انجام دے رہے ہیں، میں بے حد مشکور ہوں۔ بجٹ پر آنے سے پہلے آج کل جو Burning issue ہے اور اس کے بعد ایک جو انڈیا پاکستان کی جو ٹینشن تھی اور ابھی جو ایران کے حالات ہیں تو اس پر پھر ایک دو باتیں میں کرنا چاہتا ہوں پھر آؤں گا بجٹ کے اوپر۔ جناب سپیکر! بد قسمتی ہے کہ یہ ایک Mindset ہے، جو دو انسان ہیں، ایک اسرائیلی پی ایم اور انڈین پی ایم، اسرائیلی پرائم منسٹر اینڈ انڈین پرائم منسٹر، تو وہ Mindset دنیا کو بربادی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! میں Appreciate کرتا ہوں کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان جو کچھ ہوا اور مودی سمجھ رہا تھا کہ میں تھانیدار ہوں اس ریجن کا، وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ سارے اور اس کا جو فلسفہ ہے اور جس طرح نیتن یاہو کا فلسفہ ہے Surrounding یا پڑوسیوں کے حوالے سے، تو میں سلام پیش کرتا ہوں اپنی فورسز کو، میں سلام پیش کرتا ہوں پاکستانی عوام کو، میں سلام پیش کرتا ہوں اپنی گورنمنٹ کو کہ اس جنگ سے وہ ایک تو یہ تھانیداری ختم ہوئی اور سیکنڈ First time diplomatically پوری دنیا نے پاکستان کو جس طرح Behave کیا تو یہ بہت بڑی Achievement ہے۔ اس طرح ایران کا جو کچھ چل رہا ہے تو As a country, as a nation میں یہ شکر ادا کرتا ہوں کہ کافی Muslim countries نے بھی اسرائیل کو تسلیم کیا ہے لیکن پاکستان نے تسلیم نہیں کیا۔ اور ابھی بھی ہم ایران کے ساتھ اپنے بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب کرے۔ جناب سپیکر! یہ دو تین چیزیں، Last میں میں نہیں تھا جب فیڈرل بجٹ Lay down ہوا تو یہاں سے

Senior slot نے، بلکہ ہمارے ایڈوائزر، فنانشل ایڈوائزر نے بھی کہا، اس فلور پر کچھ منسٹروں نے کہا کہ Federal PSDP میں ہمارے صوبے کا حصہ جو ہے وہ 55 کروڑ ہے، اس فلور پر بھی لوگوں نے کہا اور جو فنانس کے ایڈوائزر ہیں، انہوں نے بھی کہا، تو میں حیران ہوں جناب سپیکر، جھوٹ بولنا چاہیئے لیکن اس طرح بھی نہیں بولنا چاہیئے۔ یہ میرے پاس جو Book ہے، اسے Federal PSDP ابھی جو Lay down ہوا ہے، اس میں جو میں دیکھ رہا ہوں، ہر ڈویژن وائز میں سب کی یہ ڈیٹیل، کیونکہ آپ نے بجٹ پہ بات کرنی ہے، یہ جو 55 کروڑ کا کہتے رہے ہیں تو اس میں جو ایلوکیشن ہے اس پختونخوا صوبے کے لئے، وہ 538 بلین ہے اور یہ With proof ہر ڈویژن کا میرے پاس موجود ہے اور یہ PSDP book ہے۔ ایک Propose ہوتی ہے، ایک This year allocation یہ جو I am talking about this year allocation تو خدا کے لئے جب بات کرتے ہوئے اس فلور پر اور جب اس صوبے کا فنانشل ایڈوائزر بات کرے تو تھوڑی دلیل سے بات کرنی چاہیئے، صرف Political point scoring کے لئے ان چیزوں کو Use نہیں کرنا چاہیئے جناب سپیکر۔ ایک جناب سپیکر، یہ بجٹ جس نے بنایا، جس نے سپیچ کی، میں اس کی بات نہیں کر رہا، جس نے یہ بجٹ بنایا تو چاہیئے تھا کہ وہ بندے ادھر ہوتے، ہم کچھ بولتے وہ جواب دیتے، تو بنانے والا ادھر نظر نہیں آ رہا۔ یہ آفتاب عالم صاحب تو پیش کرنے کے لئے اس کو منسٹر بنایا گیا، لیکن جو Pre-Budget, Post-Budget, جو Pressure ہے، جو Talks ہیں وہ بندہ ہمیں چاہیئے کہ سامنے بیٹھ جائے اور ہم اس کو کہیں کہ آپ نے کیا کہا ہے اور Actual position کیا ہے جناب سپیکر؟ تو ایک وہ تو نہیں، اس حوالے سے اگر آپ کچھ ڈائریکشنز دے دیں کہ وہ آ جائیں، آیا کریں اور سن لیں ساری چیزیں، جناب سپیکر میری سپیچ کے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر لاء اینڈ فنانس، چونکہ پہلے تو Bar تھا کہ ایڈوائزرز ہاؤس کے اندر نہیں بیٹھ سکتے، اب تو وہ Bar نہیں ہے، ایڈوائزر صاحب کی، تمام ایڈوائزرز کی سیٹیں ہم نے مختص کر دی ہیں اور یہ جو اپوزیشن لیڈر صاحب بات کر رہے ہیں تو یہ میرا خیال ہے صائب ہو گا کہ وہ خود یہاں تشریف رکھیں تا کہ وہ سوالوں کے جواب دیں، سارا Burden آپ پہ Shift over نہ کریں جی، تو یہ Chair کی طرف سے ڈائریکشنز ہیں کہ وہ اجلاس میں آئیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تھینک یو، میں مشکور ہوں جناب سپیکر، اور یہ آفتاب صاحب کے لئے بھی اچھا ہے، کیوں آپ Burden لے رہے ہو؟ جناب سپیکر، یہ میری سپیچ کے دو تین حصے ہوں گے، ایک جو پرانا جو

Track record ہے، اس پر تھوڑی سی بات کروں گا، یہ Proposed چیزوں پر بھی بات کروں گاPlus recommendations جو پرسوں بات ہوئی، اپنی طرف سے وہ تجاویز بھی میں دوں گا انشاء اللہ۔ یہ بجٹ جو ہے یہ پی ٹی آئی کا بارہواں بجٹ ہے، گیارہواں بجٹ پی ٹی آئی پہلے وہ دے چکی ہے، This is twelfthbudgetاورMay be I am wrongلیکن جوGut feelingہے میری کہ یہ پی ٹی آئی کا بارہواں بجٹ بھی ہے اور آخری بجٹ بھی ہے ان شاء اللہ، یہ میری Gut feeling ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو فگر انہوں نے دیا ہے، ایک تو میں Overall چند چیزیں ہیں تاکہ لوگوں کی Memory revise ہو، تو یہ بارہ سال جو آپ نے گزارے Uninterrupted تو آپ کے Slogans کیا تھے؟ کس Slogan سے آپ لوگ گورنمنٹ میں آئے تھے؟ آپ کرپشن کے خلاف تھے، آپ ایجوکیشن پر فوکس کر رہے تھے، آپ ہیلتھ پر فوکس کر رہے تھے، آپ سوشل سیکٹر کی باتیں کرتے رہے، آپ لوگوں کو روزگار دینے کی باتیں کرتے رہے، آپ بے گھروں کو گھر دینے کی باتیں کرتے رہے، تو یہ آپ کے Slogans تھے، بہت زبردست Slogans تھے اس لئے فرسٹ ٹائم آپ آ گئے ادھر۔ بدقسمتی سے ادھر جو ہم دیکھتے ہیں تو آپ نے وہی کچھ کیا، جو آپ کے Slogans تھے اس کے Against کیا، سو(100) فیصد اور وہ میں ثابت کروں گا جناب سپیکر، کس طرح کیا، یہ ایک جو بار بار منسٹر صاحب کہتے رہے کہ Last time بھی کہا تھا یہ سرپلس بجٹ ہے اور اس سال بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ سرپلس بجٹ ہے، ایک تو میں حیران ہوں جناب سپیکر، کہ یہ جو کچھ آپ کے Receivable ہیں، Seven percent آپ کے اپنے Receivable ہیں، Ninety three percent آپ Depend کر رہے ہو فیڈرل گورنمنٹ، Loans، Aid اور Foreign loan وغیرہ ان چیزوں پر Depend کرتے ہو تو میں حیران ہوں کہ Seven percent آپ کے Receivable ہیں تو یہ آپ کا سرپلس بجٹ کیسے ہو گیا؟ جناب سپیکر، یہ 2013ء میں پی ٹی آئی آئی، اس سے پہلے جو Growth کی Strength ہے اس صوبے میں، آپ One point zero zero one (1.001) سے آپ آگے نہیں بڑھے۔ آپ کی جو Liability ہے، جو Expenditure ہے Non developmental کا، وہ جمپ کر کے Twelve percent پر ہے، جو آپ کا Developmental ہے وہ Eight percent پر ہے اور پھر آپ کہتے ہو کہ یہ سرپلس بجٹ ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ کونسی منطق تھی اور کس حوالے سے وزیر صاحب نے فرمایا کہ یہ سرپلس بجٹ ہے؟ جناب سپیکر، یہ اگر ہر ڈیپارٹمنٹ کا ہم وہ Ratio نکالیں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی لیکن Simple

بڑی بڑی چیزیں میں آپ کو بتاتا چلوں جناب سپیکر، یہ ان کی اپنی ڈاکیومنٹس ہیں جو ویب سائٹ پر موجود بھی ہیں، میں نے Exaggerated figure جو پہلی Federal PSDP کے حوالے سے یہ لوگ کرتے رہے، وہی بات اس میں نہیں ہے، Actual documents ہیں میرے پاس، جو ان کی ویب سائٹ پر موجود ہے، ان کی ویب سائٹ کے مطابق جناب سپیکر، 2013ء میں جب پی ٹی آئی آئی تو آپ کے پاس جو بجٹ تھا وہ تھا تین سو انیس (319) بلین، آج آپ Reflect کر رہے ہو One point six trillion (1.6) جناب سپیکر، تو یہ پیسے کدھر گئے؟ یہ بارہ سال کا اندازہ لگالیں کہ ٹریلین پر آپ پہنچے، یہ پیسے صوبے میں تو نظر نہیں آرہے، وہ میں بتاؤں گا کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے، ادھر کیا کیا گند مچا ہوا ہے، وہ اس پر میں بات کروں گا بعد میں، لیکن یہ ٹریلین پر آپ نے پہنچا دیا لیکن کچھ نظر نہیں آرہا۔ جناب سپیکر، Debt burden قرضے، جب اے این پی والے یہ صوبہ Handover آپ کو کر رہے تھے اس وقت قرضہ کتنا تھا؟ وہ تھا، One hundred fifty (150) billion جناب سپیکر، اور یہ کتنے وقت کا قرضہ ہے One hundred fifty (150) billion کا؟ Sixty six years کا، چھیاسٹھ سال کا اور آج بارہ سال میں آپ نے پہنچا دیا ایک سو پچاس (150) سے آٹھ سو (800) بلین تک، آٹھ سو (800) بلین تک، یہ پانچ چھ سو پرسنٹ بنتا ہے، لیکن آپ لوگوں نے کیا کیا؟ جو سوشل میڈیا پر ہے کہ ادھر جنت آپ نے بنائی ہے، جو Physically ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تو کھنڈرات میں تبدیل کیا ہے، تو جو پہلے آپ کا لیڈر خلاف تھا کہ آئی ایم ایف اگر جانا ہوا تو میں خودکشی کروں گا، کسی سے قرضہ لینا ہو میں خودکشی کروں گا، کسی سے بھیک مانگنی ہو میں خودکشی کروں گا، تو اس پر کیا بنتا ہے، چھ سو (600) فیصد آپ نے اس صوبے کو مقروض کر دیا تو اس پر کس کی خودکشی بنتی ہے؟ جناب سپیکر، یہ دعوے کرنا، باتیں کرنا بہت آسان کام ہے، Practically deliver کرنا بہت مشکل کام ہے، کیوں مشکل کام ہے؟ اس کے لئے Will چاہیئے، اس کے لئے Brain چاہیئے، اس کے لئے یہ Will ہونی چاہیئے کہ اس صوبے کے لوگوں نے ہمیں Third time بٹھایا ہے، اس صوبے کے لوگوں کو Deliver کرنا بھی Our duty ہے، اس سے نہیں ہوتا جو ڈیڑھ سال ہم نے گزارا جناب سپیکر، ڈیڑھ سال میں آپ اپنے Hours نکال لیں جو سیشنز ہوئے، نوے (90) فیصد اس پر ہماری ڈیبیٹ ہوئی، Abduction کس طرح ہوئی، فلاں جگہ کس طرح چلے گئے، فلاں چوک میں کیا ہوا، شیلنگ کس طرح روکیں، کے پی ہاؤس پر حملہ کس طرح روکیں، کسی نے یہ نہیں کہا کہ ہیلتھ کا بیڑا غرق ہوا، اس کے لئے کیا کریں، ایجوکیشن کا بیڑا غرق ہوا، اس

کے لئے کیا کریں، باقی Communication کا بیڑا غرق ہوا، اس کے لئے کیا کریں؟ اس پر کبھی ڈیبیٹ ہی نہیں ہوئی، Militancy دوبارہ واپس آ گئی، اس پر کوئی ڈیبیٹ کریں لیکن سارا ٹائم ہم نے اس پر گزارا جناب سپیکر، میں وہ ڈاکیومنٹس چیک کرتا رہا کہ سی ایم صاحب کہہ رہے تھے پرسوں کہ میں ٹنل بنا کر جیل جاؤں گا اور خان صاحب کو لیکر آؤں گا، تو اس ٹنل کے لئے تو اس میں پیسے نہیں ہیں، کس چیز سے بنائیں گے؟ اڈیالہ کو جو ٹنل بنانی ہے تو اس میں ایلوکیشن تو ہے نہیں کہ کہاں سے وہ ٹنل بنائیں گے اور خان صاحب کو لیکر آئیں گے؟ لیکن وہ بولتے ہیں، کرتے نہیں ہیں، جو لوگ کہتے ہیں جناب سپیکر، Actions speak louder than words تو Action یہاں نہیں ہے، الفاظ ہیں لیکن Action نہیں ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایک تو میں نے یہ آپ کو سرپلس والا کلیئر کر دیا کہ ترانوے (93) فیصد آپ جس پر Rely کر رہے ہو تو سرپلس کہاں سے آیا؟ میں حیران ہوں اور Last year کا جو اس نے کہا تھا، Last year اگر آپ کا بجٹ سرپلس ہے جناب سپیکر، تو پھر اتنا سپلیمنٹری بجٹ کہاں سے آگیا جو اس ایوان نے پاس کیا؟ یہ Common sense کا کوسچن ہے، آپ سرپلس تھے تو پھر سپلیمنٹری بجٹ کہاں سے آگیا؟ اسی ایوان نے پاس کیا ہے تو ایک جھوٹ پہ جھوٹ بولتے رہے ہو، تو خدا کے لئے ذرا جس Chair پر آپ بیٹھے ہو، Represent کر رہے ہو تو یہ جھوٹ سے ذرا اجتناب کرنا چاہیئے، لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس طرح حیرانگی کی بات ہے، ادھر کہتے رہے پرسوں کہ ہمارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ ہم فیڈرل کو بھی دے سکتے ہیں، ہمارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ ہم اور اداروں کو بھی دے سکتے ہیں اور ادھر کبھی چیختے ہیں کہ ہمیں پیسے نہیں ملتے، تو آپ کا یہ جو بجٹ ہے آپ کے ڈاکیومنٹس کے مطابق جو Last year ہے تو آپ کا ڈیویلپمنٹل بجٹ آپ کے کاغذوں کے مطابق Thirty five percent lapsed ہوا ہے، Thirty five percent آپ Utilize نہیں کر سکے، یہ ڈاکیومنٹس میرے نہیں ہیں، فنانشل ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر موجود ہیں، اگر آپ Track record دیکھ لیں جناب سپیکر، بارہ سال میں ایک سال بھی اس طرح نہیں ہے کہ آپ نے سو (100) فیصد اپنی اے ڈی پی Utilize کی ہو، Never in single year اور آپ ادھر بڑھکیں مارتے ہو، ہمیں پیسے نہیں ملے، آپ کو کیوں دے دیں؟ آپ کو جو ملے ہیں آپ کے پاس Capacity نہیں ہے کہ ان کو Utilize کریں، آپ کو جو ملے ہیں تو آپ کے پاس وہ Vision نہیں ہے کہ کس طرح پلان کریں کہ کس پراجیکٹ میں لگائیں اور اور ڈیمانڈ کرتے رہتے ہو، تو آپ کی Capacity یہ نہیں ہے، یہ Failure ہے آپ کا جناب سپیکر، اس طرح

جو آپ کے جو فلیگ شپ منصوبے ہیں، بعد میں آؤں گا کیا کرنا چاہیئے، صرف تنقید نہیں ہے، میں کچھ کہوں گا بھی، آپ لوگ مانیں نہ مانیں، Last year بھی کسی نے نہیں مانا، ابھی بھی میرا یقین نہیں ہے، لیکن آپ کے جو فلیگ شپ منصوبے تھے جناب سپیکر، یہ بی آر ٹی ہے اور جب بی آر ٹی اناؤنس ہوئی تو اس وقت خٹک صاحب چیف منسٹر تھے اور آپ کے خان صاحب کہتے رہے کہ یہ ایک سال میں ہم بنا کر دیں گے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ شہباز صاحب نے ایک سال میں بنا کر دی تھی اور اس کو اس وقت بقول آپ کے تو شہباز صاحب کو کہتے رہے کہ یہ چور ہے، یہ ڈاکو ہے اور آپ فرشتے تھے، بقول آپ کے اس چور ڈاکو نے تین بی آر ٹی بنائیں نوے (90) بلین میں، ایک ایک کی Spin آپ سے زیادہ ہے اور آپ کی جو ایک بی آر ٹی ہے یہ جو Original PC-1 ہے آپ کا، وہ تھا انچاس بلین، ابھی سو (100) بلین Cross کر چکے اور ابھی تک Completion کا نام ہی نہیں لے رہی، ہر سال سبسڈی بھی چھ بلین گورنمنٹ کو دینا پڑتی ہے جناب سپیکر، جو میں Last کہتا رہا کہ یہ کرپشن کا خمارہ ہے، آپ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ Profitable ہے تو پھر کیوں Last year آپ لوگوں نے تین سو (300) بلین کی سبسڈی کے لئے ڈیمانڈ دے دی، Running، یہ جو Running expenses ہیں جناب سپیکر، اور اس وقت ایک آپ کا عقل (والا) کل کہتا رہا کہ ڈالر جب اوپر جاتا ہے، روپیہ Devalue ہوتا ہے تو ہمارے لئے تو فائدہ ہے، ہم نے ڈالر میں قرضہ لیا ہے، یہ بھی آپ کے ایک وزیر نے کہا تھا جناب سپیکر، صرف اس وجہ سے اڑتیس اعشاریہ تین (38.3) بلین Increased ہوا ہے، Returned کرنے کا وہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ روپیہ Devalue ہو گیا اور آپ کے وزیر کہتا رہا کہ اس میں ہمارا فائدہ ہے۔ آج مجھے بتائیں، میں تو یہ فگر، یہ پوائنٹس میرے پاس جو ہیں، اس میں صرف اڑتیس (38) بلین روپے کی Devalue ہونے کی وجہ سے آپ کو زیادہ دینا پڑے گا۔ جناب سپیکر، اس طرح میگا جو چیزیں ہیں، آپ نے ٹائم اتنا Constrained کر دیا، میرے دل میں تھا کہ آج تو آپ کا بار ہواں بجٹ بھی ہے اور میں نے جو کہا رخصتی والا بجٹ ہے تو میں ذرا ڈیٹیل سے بات کروں لیکن میں، میگا جو چیزیں ہیں، آپ نے Tempo میرا الٹ پلٹ کر دیا۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے آپ بولیں، جتنا بولتے ہیں آپ۔

قائد حزب اختلاف: اس طرح جناب سپیکر، یہ مالم جبہ سکیم جس پر اس نے Probe بھی کیا فرسٹ سٹیج میں، انکوائری سٹیج میں، نیب میں جو لیز ہے وہ بھی Corruption based ہے، وہ بھی دوستوں کو خوش کرنے کے لئے دی گئی، Illegal بھی تھی اور یہ بی آر ٹی میں میں یہ بھول گیا کہ کنٹریکٹ آپ نے

کس کو دیا تھا؟Black listed company کو جناب سپیکر، یہ "صاف چلی شفاف چلی" Company was blacklisted اور اس کے جو پیپرز تھے Guarantee کے، اس میں کیا لکھا ہے جناب سپیکر، The bank of West Indies جو Exist ہی نہیں کرتا، اتنا جھوٹ بولا گیا ان لوگوں کے ساتھ، اتنا جھوٹ بولا گیا اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ، The bank of West Indies کی گارنٹی پر بلین کے پراجیکٹس آپ لوگوں نے دیئے۔ اس طرح آپ کا بلین ٹری سونامی جو پتہ نہیں ہے کہ کس نے آگ لگائی، ظاہر بات ہے جو Beneficiary تھا اس نے آگ لگائی ہو گی۔ اس طرح ابھی Recent جو آیا ہے، ایک اکاؤنٹ سے، ایک اکاؤنٹ سے کوہستان میں جو کچھ آیا ہے جناب سپیکر، اس پر میں نے بات کی تو مجھے چیف منسٹر صاحب نے Defamation notice دیا کہ آپ نے کرپشن کو کرپشن کیوں کہا؟ میں نے کہا کوئی اچھا نام دے دو میں کہوں گا، یہ "چندہ" ہے یا کوئی اور نام لوں گا لیکن ایک اکاؤنٹ سے چالیس بلین اور وہ بھی اس صوبے کے سب سے پسماندہ ضلع کا، اور اس پر سی ایم صاحب Vlog دیتے ہیں جناب سپیکر، کہ یہ تو فیڈرل گورنمنٹ نے کرپشن کی ہے، اس سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے، میں پوچھتا ہوں یہ سی اینڈ ڈبلیو جو ہے یہ فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے یا پراونشل ہے، یہ فنانس پراونشل ہے یا فیڈرل ہے؟ وہاں ڈی اے او (District Accounts Officer) فنانس ڈیپارٹمنٹ کا ہے، وہاں چیک جو ایشو کیا ہے، سی اینڈ ڈبلیو نے کیا ہے اور آپ کے صوبے میں سونے پہ سہاگہ واحد صوبہ ہے جناب سپیکر، جہاں اینٹی کرپشن کے لئے ایڈوائزر بھی موجود ہے، کسی اور صوبے میں نہیں ہے، اس کو ڈیڑھ سال پہلے خط لکھا جاتا ہے اور وہ کہہ رہا ہے مجھے پتہ ہی نہیں ہے، تو جو یہ تینوں ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کا منسٹر انچارج چیف منسٹر آف کے پی ہے، یہ کس کی Responsibility بنتی ہے؟ اگر میں پوچھوں تو کس سے پوچھوں، کون Responsible ہے اس کا؟ اس میں میں جناب سپیکر، آپ کا بے حد مشکور ہوں، میں اپنے بھائی سجاد اللہ کا مشکور ہوں کہ آپ لوگوں نے وہ ادھر Live چلا کر، آپ کو خوشخبری دے دوں کہ آج کی جو رپورٹ ہے، اکتیس بلین اس میں Recover بھی ہوئے، یہ آپ سب کو مبارک ہو، اکتیس بلین اس میں سے Recover ہوئے ہیں، ہوائی بات نہیں تھی کہ فلاں چور ہے فلاں چور ہے، نکلا کچھ نہیں اور اس پر خوشی کی بات دوسری ہے، چیف منسٹر صاحب فرما رہے تھے اپنے Vlog میں کہ شکر ہے یہ پیسے میں لگاؤں گا اپنے بجٹ میں، اس کو یہ پتہ ہی نہیں ہے، جو اکاؤنٹ ہے یہ Retention money ہے کنٹریکٹر کی، آپ کہیں اور نہیں لگا سکتے اس کو، تو جب اتنا بندہ Informed نہ ہو اور وہ آپ کے لئے بجٹ بنائے تو کیا Expectation ہم رکھیں گے

جناب سپیکر، لیکن اس طرح یہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ ہر صوبے کا اس طرح Probe کریں، Sorry ہر ڈسٹرکٹ کا۔ ایک فائل میرے پاس پہنچی ہے، اس میں تیرہ بلین Same account سے نکلے ہیں، Same account سے وہ ہے وزیرستان، میں یقین سے کہتا ہوں، ہر ڈسٹرکٹ میں آپ Probe کریں، ہر ڈسٹرکٹ میں جو آپ نے Word use کیا تھا چار پانچ سو بلین، میں نے بھی وہ کیا تھا اور وہ چار پانچ سو بلین صرف ایک اس اکاؤنٹ سے پورے ہو سکتے ہیں جو کرپشن ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ RDDs (Rural Development کرلیں Probe کرلیں TMAs کو، اس کے علاوہ آپ Probe کرلیں (Department کو، اس کے علاوہ Probe کرلیں سی اینڈ ڈبلیو کو، کرپشن کی بھرمار کے علاوہ آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اسی دن جو میں نے کہا تھا کہ آپ کا جو Slogan "کرپشن کرپشن" کرتے رہے، ہمارے لوگ نہیں سمجھے، ہمارے لوگ سمجھے کہ آپ کرپشن کے خلاف تھے، Actual practically جو آپ لوگوں نے ثابت کیا آپ خلاف ہیں ان لوگوں کے جو کرپشن نہیں کر رہے ہیں، آپ کے لئے وہ جائز کام ہے اور کرتے رہتے ہو۔ جناب سپیکر، اس طرح اگر آپ آجائیں ایجوکیشن پر، تو جو آپ کی ایجوکیشن کی Utilization ہے، جو Last آپ نے Allocate کی تو وہ ہے Just چودہ پرسنٹ جناب سپیکر، یہ (شرمناک بات) Shame، ہے کہ آپ کے تیس پرسنٹ سکولوں میں Basic facilities missing ہیں، آپ کی جو Books ہیں وہ پچیس پرسنٹ Distribute ہوئی ہیں اور چار بچے ایک ہی کتاب کو پڑھتے ہیں اور گھر نہیں لے کر جا سکتے ہیں، یہ کتنی شرم کی بات ہے اس صوبے کے لئے، وہ بچہ وہ کتاب گھر اس لئے نہیں لے کر جاتا کہ وہ ایک کتاب صرف چار بچوں کے لئے، تو اس پر کسی نے فوکس نہیں کیا، اس پر کسی نے فوکس نہیں کیا کہ Last ایک سال میں آپ نے کتنے سکول بنائے؟ مجھے بتائیں، کتنے سکولز آپ نے Upgrade کئے ہیں؟ مجھے بتائیں، کتنے کالجز آپ نے بنائیں، وہ بتائیں آپ نے کتنی یونیورسٹیاں بنائیں وہ بتائیں، تو کیوں یہ بنائیں گے؟ جناب سپیکر، جب کام یہ ہو کہ صبح اٹھنا ہے، فلاں کو ادھر ٹرانسفر کرنا ہے، فلاں کو ادھر ٹرانسفر کرنا ہے، وہ ریفارمز کا کدھر سوچے گا، یہ Inner side feeling ہوتی ہے، یہ Brain کی Feeling ہوتی ہے کہ میں ایک ذمہ دار جگہ پر ہوں تو سوچنا بھی چاہیئے۔ جب سوچ یہ ہو کہ آپ پوسٹنگز ٹرانسفرز کرو، اس لئے میں وزیر بنا ہوں، یہ کر رہا ہوں اور کوئی اور کام، ریفارمز کا نہ سوچیں تو اس لئے ایجوکیشن میں ابھی جو سروے ہوا ہے جناب سپیکر، آپ کے چالیس فیصد بچے اردو نہیں پڑھ سکتے، Read out نہیں کر سکتے، آپ کے ساٹھ فیصد بچے گورنمنٹ سکولز

میں ہیں، وہ ریاضی نہیں سمجھتے اور سونے پہ سہاگہ ابھی آپ کی Recommendations میں ہے، پرائیویٹ سکول پر بھی ٹیکس لگا رہے ہیں، جو گورنمنٹ کی تباہی آپ نے کر دی، ابھی وہ پرائیویٹ پر جو ٹیکس آپ نے Propose کیا ہے کہ اس پر بھی لگاؤ تاکہ وہ بھی بند ہو جائے تاکہ اس صوبے کے عوام کو، ایک طرف آپ بچوں کے لئے جو کچھ کر رہے تھے، پچیس ہزار Employee کر کے کہ وہ سوشل میڈیا پر ہماری صفات بیان کیا کریں، ہماری کرپشن کی صفات بیان کیا کریں اور باقی لوگوں کو چور چور کہتے رہو، تو اس سے قومیں نہیں بنتیں جناب سپیکر، ابھی دنیا میں جو Super power ہے، جو لوگ ہیں ان کے پاس یونیورسٹیز ہیں، ان میں ریسرچ ہے، ان سے لوگ نکلتے ہیں، آپ کے ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں ریسرچ کے لئے کتنی ایلوکیشن ہے؟ Last year آپ نے ریسرچ پر کتنا خرچ کر دیا؟ یہاں تک جناب سپیکر، ایک کیس ہے میرے پاس، جس میں ایک وائس چانسلر صاحب ایک ہی دن میں سات سو پینتالیس لوگوں کو اپوائنٹ کرتا ہے، ایک ہی دن میں سات سو پینتالیس Just in single day بندوں کو اس نے اپوائنٹ کیا، یونیورسٹیز کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آپ کے پاس آجائے کہ مجھے وی سی لگاؤ، آپ کے لئے میں تین سو بندوں کو بھرتی کروں گا، Competency کا پتہ نہیں ہے، پوچھتا کوئی نہیں ہے۔ اس طرح میں ہیلتھ سیکٹر پر آجاتا ہوں جناب سپیکر، آپ کے ساٹھ فیصد بی ایچ یوز جو ہیں وہ بند پڑے ہیں، ان میں یا تو سٹاف نہیں ہے، نہ سرنج ہے نہ دوائی ہے، کچھ نہیں ہے اور آپ جو ایک سسٹم لے کر آئے ایم ٹی آئی جو Tertiary hospitals میں، تو اس میں جو برکی صاحب ہیں جن کو لگایا ہے، وہ برکی صاحب Basically خان صاحب کے رشتہ دار ہیں جو (US(United state میں رہتے ہیں، پیسے ہمارے لیتے ہیں، ٹی اے / ڈی اے ہم سے لیتے ہیں اور وہی سسٹم ادھر Impose کر کے Tertiary hospitals کا بیڑا غرق کر دیا۔ آپ آج جائیں، ایل آر ایچ کو چیک کریں، آپ جائیں کے ٹی ایچ کو چیک کریں، آج آپ جائیں ایچ ایم سی کو چیک کریں اور 2013ء سے پہلے کا ڈیٹا Collect کر لیں کہ کیا کنڈیشن ہے اور ابھی میں نے جو سنا ہے کہ وہ Tertiary سے نیچے جا کر یہ Extend کر رہے ہیں، ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو میں بھی جناب سپیکر، یہ بالکل گورنمنٹ سسٹم کو فارغ کرنے والے ہیں، یہ ہیلتھ کارڈ اور یہ صحت کارڈ پر یہ Politics کھیلتے ہیں، یہ Initially جب Introduce ہوا جناب سپیکر، کوئی اور فلسفہ تھا، دے دیں سب کو، لیکن کوئی Criteria بھی ہونا چاہیئے، ہم نے سو دفعہ کہا، یہ West کا جو پروگرام ہے وہ ایک سکورنگ ہے، ایک Criteria ہے، اس کے تحت دیا جاتا ہے، یہ پروگرام کس کے تحت ہے؟ جناب سپیکر، جب یہ 2008ء

میں اے این پی والے چھوڑ رہے تھے تو آپ کے جو 2013ء میں Nondevelopmental expenses تھے جناب سپیکر، یہ جو وہیکلز کے ہیں، یہ جو اس پر وہیکلز کے صرف یہ POL: One billon، Maintenance repairکا بجٹ، آج وہ ہےSix billon، ون بلین سے آپ نے Non developmental expensesپہنچا دیاSix billon پر، جناب سپیکر، آپ باہر روڈ پر نکلیں، جب دس گاڑیاں آپ کی نظر سے گزریں تو ان میں تین گاڑیاں سرکاری ہوں گی جس کا Maintenance repairہمPayکرتے ہیں اورSix billonتک پہنچ چکے ہیں، کیا یہGood governanceہے؟ کیا یہ اس صوبے کی آپ نے خدمت کی ہے؟ جناب سپیکر، ایک دو تین چیزیں اور بھی آنے والی ہیں، ایک تو زبردست پراجیکٹ ہے، شروع بھی نہیں ہوا، فیزیبلٹی بنی، سولر سسٹم تھا اور اس میں اس سٹیج پر جو کچھ ہوا ہے، اکبر ایوب صاحب ہنس رہے ہیں، ان کو پتہ ہے، سینیئر بندہ ہے اس کو پتہ ہے کہ اس میں کیا ہوا ہے اس سٹیج پر۔ اس طرحWheatکا جو سیکنڈل ہے جناب سپیکر، میں کیا کیا بتاؤں یار! کوئی چیز تو کوئی مجھے بتادیں، کوئی چیز کہ ہم نے یہ اچھا کام کیا ہے، بغیر سڑک کا بھی میں کہہ رہا ہوں، (مداخلت) نہیں، سڑک والا، آپ نے جو کہا، ایک روڈ آپ نے بنایا ہے، ٹھیک ہے وہ میں تسلیم کرتا ہوں، وہ "ایکسپریس وے سوات" لیکن آپ نے نہیں بنایا، وہ (Project of NHA) BOT(Build–Operate–Transfer) پر ہے، (مداخلت) وہ مجھے بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے وہ اس کا جو ٹول ٹیکس ہے، (مداخلت) خیر ہے آپ اپنے جواب میں بتائیں گے ناں، جو میرے پاس انفارمیشن ہے وہ جو ٹول ٹیکس ہم دیتے ہیں ملاکنڈ ڈویژن کے لوگ، وہ گورنمنٹ کےExchequerکو پیسے آرہے ہیں، مجھے یہ بھی بتادیں ساتھ، ساتھ یہ بھی بتاؤ کہ جو پیسے آرہے ہیں وہ صوبے کےBenefitکے لئے تھے، کیا اس صوبے کو اس سےSingle pennyکا پیسہ آرہا ہے؟ وہ کس کو دیا، کس نے کہا کہ یہ بناؤ؟ اس کے علاوہ آپ کی کوئی ڈیویلپمنٹ مجھے تو کچھ نظر نہیں آرہی، اگر آپ کو معلوم ہے تو ہمیں بتائیں گے جی، کہ ہم نے یہ یہ کیا ہے۔ جناب سپیکر، میں ذراSolutionکی طرف جانا ہے، ایک چیز اور بھی میں تھوڑا کلیئر کردوں جناب سپیکر، اس صوبے میں جو کچھ ہو رہا ہے، یہConstitution ہمارا کیا کہہ رہا ہے، آپ لوگ کیا کر رہے ہو؟ Constitutionکے دو تین آرٹیکلز کا میں حوالہ دیتا ہوں، باقی یہ سارے ماشاءاللہ سمجھدار ہیں، خود سمجھ آئے گی آپ کو، اور آپ کے لیڈر کے یہ نعرے بھی ہیں این ایف سی، این ایف سی ہم بہت زیادہ بولتے ہیں کہ شیئر نہیں ملتا، کم ہے، زیادہ ہے یار! این ایف سی سے جو آپ کو ملے تو پھر این ایف سی کے

بعد ایک اور بھی فورم ہے جو پی ایف سی ہے، اس کی آپ نے کتنی میٹنگز کی ہیں؟ یہ کس طرح بجٹ Distribute کر رہے ہو، کس Base پر کر رہے ہو؟ اور آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ این ایف سی سے جو شیئرز ملتے ہیں، کس Base پر ملتے ہیں، کیا فارمولا ہے؟ تو کیا یہ زحمت کریں گے کہ وہ فارمولا ادھر بھی Reflect ہو؟ بدقسمتی سے یہ ادھر جو کلچر ہے جناب سپیکر، جو کچھ میں نے دیکھا وہ تو میں کبھی سوچ رہا ہوں کہ ہر ایم پی اے کو ایک دفعہ چیف منسٹر بننا چاہیئے، پہلے سٹارٹ میں چند سال پہلے ایک ضلع کا کام ہوتا تھا، ابھی وہ ضلع سے بھی چلا گیا، ایک صوبائی حلقے میں ہوتا ہے۔ پہلے میں کہتا تھا کہ چیف منسٹر بنا ہے، ڈسٹرکٹ ناظم ہے، ڈسٹرکٹ کا کام کر رہا ہے لیکن Last جو 2018ء سے کچھ ہم نے دیکھا تو وہ ڈسٹرکٹ ناظم سے بھی نیچے چلا گیا، ایک ہی حلقے میں کام ہوتا رہا ہے، تو کیا این ایف سی سے جو آپ کو جو ملتا ہے، War on terror سے آپ کو جو ملتا ہے، باقی چیزوں سے آپ کو جو ملتا ہے، NHP سے آپ کو جو ملتا ہے تو کیا اس لئے ہے کہ یہ ایک حلقے میں لگاؤ یا پورے صوبے کے لئے؟ اس کی Distribution آپ کس کس Base پر کرتے ہو؟ ذرا یہ بھی بتاؤ ہمیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ آپ کتنی "صاف چلی شفاف چلی"، آپ میں کتنا انصاف ہے؟ یہ جو آرٹیکل میں بتا رہا تھا جناب سپیکر، Article 25 ہے، Equality before law اس میں بھی اس کا ذکر ہے کہ یہ جو لوگ بیٹھے ہیں، صوبے سے ان کا بھی تعلق ہے تو ان کا بھی اس میں شیئر بنتا ہے جو کوئی نہیں دیتا جناب سپیکر، ایک اور Article 37(d) ہے، اس میں Promotion of social justice and eradication of inequality وہ اس پر Implement ہوتا ہے، Social justice کیا چیز ہے، Inequalities کیا چیز ہے؟ تو آئین پر کیا عمل کریں گے، میں کیا کہوں اس میں، یہ کوئی اور طرف جائے گا۔ Article 140 جناب سپیکر، Devolution of political administrative and finical responsibility جس طرح میں نے ذکر کیا (Budget & Finance Commission)BFC کا، آپ نے ایک سسٹم بنایا ہے لوکل گورنمنٹ کا، عجیب و غریب سسٹم میں نے دیکھا اور کریڈٹ لیتے رہے کہ ہم نے نیچے لیول تک اختیارات دیئے، یار! یہ پوری دنیا میں میں نے نہیں دیکھا جناب سپیکر، کہ Public representative کام کرے Under civil officer، یہ پوری دنیا میں نہیں ہے، کونسی ڈیموکریسی یہ لائے ہیں، کونسی تبدیلی ہے یہ جناب سپیکر، جو تحصیل میئر ہے آپ کا، He is working under AC تو Toothless system دیا ہے، وہ سارے بیچارے رو رہے ہیں، کبھی اگر وہ Protest کر رہے ہوں تو آپ اس طرف سے شیل پھینکتے ہو،

لاٹھیاں مارتے ہو، کبھی وہ ٹیچر بیچارے آتے اور اس پر بھی وہی کام، یہی آپ نے سیکھا ہے، آپ پر اگر کوئی شل مارے تو پھر دو ہفتے ادھر ہم بجٹ سیشن چلاتے ہیں کہ یہ زیادتی ہوئی،(قطع کلامی) بنه خبره او کړه جناب سپیکر، ځلور ورځې دی تاسو سره، ځلور ورځې ځلور ورځې دی، دا زړه خپل تش کړئچې څه وئیلې شئ اووایئ۔ جناب سپیکر، میں ابھی کچھ Recommendations کی طرف آرہا ہوں۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی Sum up ہو رہا ہے، Recommendations آرہی ہیں تو میرا خیال ہے یہ اچھی بات ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ایک تو جناب سپیکر، ڈیٹیل سے جو میں نے بات کی، یہ جو ڈیویلپمنٹل شیئر ہے، بھئی! ان کرسیوں کا کوئی پتہ نہیں چلتا، آج کوئی ہے، کل کوئی اور ہوگا، پرسوں کوئی اور ہوگا، یہ چھتری جو حکومت کی ہے، وہاں سے آپ کو سب کچھ ٹھیک نظر آتا ہے لیکن باہر سے جب بندہ دیکھتا ہے تو Actual نظر اس کو آتا ہے، تو مجھے جو کچھ نظر آرہا ہے تو وہ چیزیں ٹھیک نہیں ہیں لیکن جو بھی آئے ایک Rules بنائے ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے، کیونکہ ایک ڈسٹرکٹ نیچے جا رہا ہے، ایک ہی حلقہ اوپر جا رہا ہے، اس کے لئے کچھ Rules بنائیں، اس میں Population based کریں، اس میں Poverty based کریں، اس میں جناب سپیکر، وہاں دیکھ کر Under developed base پر کریں، اس میں کافی Criteria ہیں، اگر اس کو Induct کر کے Distribution ہو تو سب کو فائدہ ملے گا اور یہ ویسے By the way آپ کے بانی کا Slogan بھی تھا جو Less developed ہیں ان کو Up آنا چاہیئے تو ہونا چاہیئے کہ یہ Indicators آپ Follow کریں گے تو وہاں بھی ہمیں نہ دو، ہم آپ سے بھیک نہیں مانگتے لیکن اپنے جو آپ کے Back benchers ہیں، ان کو بھی کچھ نہیں مل رہا ہے، ان کو تو کچھ ملے گا، میں آپ سب کے لئے بول رہا ہوں۔ نمبر دو جناب سپیکر، اس سے آپ کو یہ فائدہ ہوگا، ایک تو De-politicized ہوگا سسٹم، جس طرح میں نے کہا آج آپ ہیں، کل کوئی اور تھا، پرسوں کوئی اور ہوگا لیکن ایک سسٹم اگر ہم بنائیں تو اس سے صوبے کی بہتری ہوگی۔ اس میں یہ Regional balance promote ہوگا، اس میں Legitimacy اور Trust آپ کا بحال ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، اس طرح آپ جو یہ بار بار گلے کرتے ہیں، ہمیں پیسے کوئی نہیں دے رہا، فیڈرل گورنمنٹ، اس کا بھی طریقہ کار ہوتا ہے، اب میرے پاس وہ ٹیبل ہے، بات لمبی ہو جائے گی، آپ لوگ ویسے بھی بیچ میں اٹھ گئے ہیں تو اب میں اس سے زیادہ

ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن جو پیسے لے کر آئے ہیں جناب سپیکر، ہمارے یہ صوبے کا بھی ایک کلچر ہے، بھڑکیں مارنے سے آپ کو کوئی پیسے نہیں دے گا، کوئی جرگہ بناؤ، کوئی سسٹم بناؤ، ان کے ساتھ بیٹھ کر، خٹک صاحب بھی پی ٹی آئی سے تھے، وہ کس طرح لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے ڈائیلاگ کر کے کچھ وصول کیا، تو اس طرح آپ لوگ کوئی سسٹم بنائیں تو اس طریقے سے آپ کو کچھ ملے گا لیکن اس پر کون فوکس کرے گا؟ جب یہ بجٹ سیشن ختم ہو تو پھر آپ کا Protest سٹارٹ ہو، آپ اس چکر میں پھنسے ہوئے ہیں تو اس طرف بھی سوچا کریں، یہ بھی آپ کی Responsibility ہے۔ ایجوکیشن سیکٹر میں جناب سپیکر، سیکنڈ شفٹ والا سسٹم جو چل رہا ہے، روزانہ وہ ٹیچرز بیچارے، پرسوں بھی ادھر آئے تھے، ان کے فیوچر کا ان کو پتہ بھی نہیں ہے، تو خدا کے لئے اور سکولوں کی ضرورت، یہ چیز آپ نے Ban کی ہے، یہ Ban نہ کرو، یہ کافی اضلاع ہیں، جدھر Scattered population ہے، سات سات، دس دس کلومیٹر بچے نہیں جا سکتے تو وہ Basic education ہے، پرائمری کی ایجوکیشن دینا State کا Right ہے اور ان بچوں کا بھی State کے اوپر Right ہے، تو وہ آپ نے بند کیا ہے، یونیورسٹیز میں یہ ریسرچ پر زیادہ فوکس کریں کیونکہ اگر Competitive exam آپ دیکھ لیں تو Before 2013 جناب سپیکر، Top ten میں ہمارے صوبے سے تین یا چار بندے آتے تھے، ابھی Top twenty میں بھی ہمارا کوئی نام نہیں ہے، تو ہم نیچے گئے ہیں یا اوپر گئے؟ ہیلتھ میں جب ہم پڑھتے تھے تو یہ کے ایم سی دنیا کے Top ten کالجوں میں ایک تھا، ابھی Hundred میں بھی نام نہیں ہے، Hundred میں بھی نام نہیں ہے جناب سپیکر، تو ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ تو اس پر وہ ریسرچ پر فوکس کریں، یہ زیادہ Seat creation, vacancy creation یہ بھی لوگوں کی ایک ضرورت ہے لیکن اس پر زیادہ کام کریں، یوتھ پر کام کریں لیکن یوتھ پر یہ کام نہ کریں کہ آپ کو سوشل میڈیا پر کس کو کس طرح گالیاں دینی ہیں، ان کی Skill develop کریں، یہ اس ملک کا Asset ہیں۔ جناب سپیکر، بس کرتا ہوں، اس طرح ٹورازم آپ کے پاس Asset ہے، اس پہ کام کریں، اس طرح Water آپ کے پاس ایک اور Natural resource ہے، اس پر یہ پھر بات لمبی ہو جائے گی کہ دس سالوں سے آپ کے Pending projects ہیں، وہ بھی Loan کے، اس پر میں بہت لمبی چوڑی تقریر کر چکا ہوں لیکن اس سیکٹر پر بھی کام ہونا چاہیئے، جو آپ کے پاس Potential ہے اور Natural resource ہے تو اس پر بھی کام ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں بس کرتا ہوں کیونکہ آپ نے بھی اشارہ کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے ٹائم رکھا تھا بیس منٹ سر، Forty minutes have passed اور اس مرتبہ میں حکومتی بینچوں کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے سکون اور بڑے تحمل سے آپ کی ساری باتیں سنی ہیں اور میرا خیال ہے نوٹ بھی کر رہے ہوں گے۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہو گیا سپیکر صاحب، میں نے ایڈوانس میں بھی آپ کا شکریہ ادا کیا، ایک بار پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: لیکن End word یہ ہے In the present form جو بجٹ آپ لوگوں نے Lay down کیا Without reviving, we the Opposition, as representing the people of Khyber Pakhtunkhwa, we totally reject it, (Applause)it is not for the benefit of Khyber Pakhtunkhwa and the people of Khyber Pakhtunkhwa, so present form ہم اس کو Reject کرتے ہیں، اگر آپ اس میں کچھ Review کر لیں چینجز لائیں تو پھر بات ہو سکتی ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ میں کوہستان سے اپنے سابق ایم پی اے، جناب مفتی عبید الرحمان صاحب کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں، ویلکم سر۔ (تالیاں) اور ہمارے ایم این اے، جناب آصف خان کے چچا اور جو ہماری اسمبلی کے آفیشل فوٹو گرافر ہیں رضوان احمد بنگش، کل ان کے والد صاحب کی وفات ہوئی ہے، تو عبدالکریم خان سے میں گزارش کرتا ہوں کہ ان کے لئے دعا فرمالیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جناب منیر حسین لغمانی صاحب۔

جناب منیر حسین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ ڈاکٹر عباد صاحب تقریر فرما رہے تھے اور میرے ذہن میں سرائیکی کی ایک غزل ہے، اس کا ایک شعر وہ میرے ذہن میں آ گیا کہ:

میلے زندگی دے لگدے رہسن ؎

ہزاروں ہوسن، اساں نہ ہوساں

جناب سپیکر! یہ اسمبلی جب سے قائم ہوئی ہے، اس میں بڑے بڑے لوگ بڑے بڑے نام آئے ہیں، اپنا اپنا حصہ ڈالا۔ میری اس ایوان کے معزز ممبران سے ایک گزارش ہے کہ سیاسی اختلافات اپنی جگہ لیکن اس صوبہ کی ترقی، اس کے عوام کی فلاح، یہ میرے خیال میں ہم سب کا نظریہ بھی ہے اور ہم سب کا مشن بھی ہے اور اس کے لئے ایک تاریخ رقم ہونی چاہیئے۔ کل اسمبلی میں، اللہ جانتا ہے کہ آئندہ اسمبلی میں ہم میں سے کون اس اسمبلی کا

حصہ ہو گا یا نہیں، لیکن ہماری ہر بات، ہمارا ہر عمل اس اسمبلی کی تاریخ کا حصہ بننے جارہا ہے اور وہ جب تاریخ لکھی جاتی ہے، مورخ بڑا بے رحم ہے، وہ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا، تو ہمیں بحیثیت ممبر اسمبلی ایکمثبت کردار کی طرف سوچنا چاہیئے۔ بجٹ وفاقی گورنمنٹ کا بھی پیش ہوا، ہماری گورنمنٹ نے بھی بجٹ پیش کیا، سارے اختلافات اپنی جگہ میرے بھائیوں کی Reservation اپنی جگہ لیکن ایک بات تسلیم کر لینی چاہیئے کہ جس پارٹی کا لیڈر جیل میں ہو، جس وزیر اعلیٰ کو اور اس کی ٹیم کو اپنے لیڈر سے ملنے کی اجازت نہ ہو، جس پارٹی کے ورکرز پہ گولیاں چلائی جارہی ہوں، جس صوبہ کو مرکز سے اس کا حصہ نہ دیا جارہا ہو، ایسی صورتحال میں اگر بجٹ پیش ہوا ہے اور میرے بھائی نے فرمایا کہ یہ تو الفاظ میں ہے، ایکشنز نہیں ہیں، تو بجٹ تو الفاظ ہی نہیں ہوا کرتا ہے، جب آپ اس بجٹ کی منظوری دیں گے، اس کے بعد ایکشن کا وقت آئے گا، ہزاروں خامیاں سہی، خامیوں سے مبرا کوئی نہیں ہے لیکن یہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے صحت اور تعلیم کے شعبہ میں بڑے اہم اقدام اٹھائے ہیں، میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ صحت کارڈ کے نظام میں خامیاں ہیں، ان کی نشاندہی ہو رہی ہے اور ان کی اصلاح کی کوشش بھی ہو رہی ہے لیکن وہ خامیاں انفرادی ہیں، وہ کسی انسٹی ٹیوشن کی ہوں گی، وہ کسی شخص کی ہوں گی لیکن صحت کارڈ کا جو نظام اس گورنمنٹ نے متعارف کرایا ہے، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں، ہو ہی نہیں سکتی کہ اس سے عام آدمی کو فائدہ پہنچا ہو (تالیاں) اور ایک غریب، آپ ذرا تصور کر لیں متموّل حضرات کے لئے یہ مشکل نہیں ہے لیکن ایک غریب جس کے کھانے کے لئے روٹی نہیں ہے، اگر اس کے پاس علاج کے لئے اس کے شناختی کارڈ پر دس لاکھ روپے ہیں تو اسے ایک تبدیلی نہ کہا جائے تو اسے ہم کیا کہیں؟ تعلیم کے شعبہ میں اس گورنمنٹ نے ایک نصاب کیا، مانیٹرنگ سسٹم Introduce کیا، ہزار بار تنقید ہو لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تعلیم کے نظام میں بہتری آئی ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ تعلیم کے نظام میں ابھی بھی ہمیں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ صحت کے نظام میں بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے، تعلیم کے نظام میں، میری خوش قسمتی ہے وزیر تعلیم تشریف لا چکے ہیں، تعلیم میں، سکولز میں ٹیچرز کی کمی کو بجٹ میں پچاس پرسنٹ پورا کیا جائے گا، میں کہتا ہوں کہ یہ سو (100) پرسنٹ پورا ہونا چاہیئے، بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ (تالیاں) صحت کے شعبہ میں صحت کارڈ اپنی جگہ لیکن بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ڈسپنسریز جو ویلج کونسل لیول پہ ہیں، ان کے نظام میں بہتری لانے کی ضرورت ہے، وہاں ادویات ہونی چاہئیں، اگر ڈسپنسری ہے وہاں پہ سٹاف نہیں ہے، کیونکہ میں ایک پہاڑی علاقے سے تعلق رکھتا ہوں،

ہمارے علاقوں میں انتہائی مشکل ہے، چار چار ہزار روپیہ لوگ گاڑی کا کرایہ دے کر صرف اپنا بلڈ پریشر چیک کرانے کے لئے جاتے ہیں، تو ان لوگوں کے لئے یہ کام کرنا ہوگا اور جناب سپیکر، ہم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ کسی گاؤں میں اگر جائیں تو وہاں اگر بچوں کے پاس سکول کی چھت نہ ہو، یہ دیا گیا ہے بجٹ میں کہ سکول تعمیر کئے جائیں، میری یہ گزارش ہو گی کہ میں اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جو Earth quake affected ہے، وہاں سو(100) پرسنٹ سکول کی عمارتیں تعمیر کی جانی چاہئیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ٹورازم منسٹر میرے خیال میں ہیں، نہیں ہیں یہاں پہ، میں یہ کہوں گا کہ ہمارا علاقہ ٹورازم کے حوالے سے سب سے اہم علاقہ ہے اور پوری دنیا میں مشہور ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ٹورازم کو وہاں پہ ڈیویلپ کیا جائے، یہ بات افسوسناک ہو گی کہ اگر ہم اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ٹورازم کو ڈیویلپ نہ کرسکیں، ٹورازم جب ڈیویلپ ہوگا، آپ کے صوبائی ریونیو میں بھی اضافہ ہوگا، ٹورازم جب ڈیویلپ ہوگا، نوجوانوں کو روزگار بھی ملے گا اور ٹورازم جب ڈیویلپ ہوگا تو پوری دنیا سے سرمایہ ہمارے اس علاقہ میں آئے گا۔ میری یہ گزارش ہو گی، اس بجٹ میں ہمارے ٹورازم سے Related جو علاقے ہیں، وہاں پہ جو فنڈز مختص ہیں، ان میں اضافہ کیا جائے۔ تعلیم کے لئے جو فنڈز مختص ہیں ان میں اضافہ کیا جائے اور ایک اور بات کہ ہمارے علاقے میں، سوات اور دیر میں وہاں پہ جنگلات ہیں، وہاں جنگلات سے متعلقہ انڈسٹریز قائم کی جائیں جن میں Wood industry ہے، وہاں پہ کاغذ کے، کاغذ بنانے کے کارخانے، کاغذ اور گتا بنانے کے کارخانے بنائے جاسکتے ہیں، اس سے گورنمنٹ کے ریونیو میں بھی اضافہ ہوگا اور روزگار بھی لوگوں کو ملے گا۔ جناب، میں ختم کر رہا ہوں، صرف ایک منٹ، اسی طرح، اسی طرح کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے میرے علاقہ میں، ان سے کہا جا رہا ہے کہ آپ ریونیو خود Generate کریں Revenue generate کرنے کے لئے ان کو مواقع دیئے جائیں۔ میں حیران ہوں کہ جنگلات کی اراضی لوکل لوگوں کو تو لیز پر دی جاسکتی ہے تو وہ اراضی ٹی ایم اے کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو کیوں لیز پر نہیں دی جاتی؟ وہاں پر وہ اپنے ٹورازم کو ڈیویلپ کرنے کے لئے وہیل چیئرز لگا سکتے ہیں، وہاں پہ وہ اپنے ریسٹ ہاؤسز بنا سکتے ہیں جس سے Revenue generate ہوگا، صوبائی گورنمنٹ کو بھی فائدہ ہوگا اور علاقہ میں بھی ڈیویلپمنٹ ہوگی۔ آخر میں میری ایک گزارش ہے کہ خامیوں کی نشاندہی بھی کریں، جس طرح تجاویز دی جا رہی ہیں، یہ تجاویز دی جائیں تاکہ ہم سب مل

کر یہ تاریخی اقدام ہوا اس اسمبلی کا اور آنے والے جب مؤرخ آئیں تو اس اسمبلی کی تاریخ کو سنہری حروف میں لکھیں۔ والسلام، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ اورنگزیب خان تو نہیں آیا ہے ناں، اورنگزیب خان، نہیں اورنگزیب خان نہیں ہے، میرا خیال ہے۔ جناب رجب علی عباسی صاحب۔

جناب رجب علی خان عباسی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں وزیراعلیٰ علی امین خان اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں، اس مشکل معاشی حالات میں صوبے کو ایک بہترین فلاحی متوازن اور ٹیکس فری بجٹ پیش کیا۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اس بجٹ کی بحث کے دوران، اس میں میں اپنی حکومت کے اچھے کاموں کو سراہوں گا بھی، اور اپنے حلقے کے لوگوں کی آواز اس ایوان کے ذریعے آپ تک پہنچاؤں گا۔ جناب سپیکر، پچھلے بجٹ میں نامساعد حالات اور نگران گورنمنٹ کی اس وقت غلط پالیسیوں کے باوجود ہماری صوبائی حکومت نے سو ارب روپے کا سرپلس بجٹ پیش کیا اور اس سال بہترین مالیاتی نظم وضبط کو برقرار رکھتے ہوئے ایک سو ستاون ارب روپے کا سرپلس بجٹ پیش کیا، جس پر میں وزیراعلیٰ صاحب اور ان کی تمام ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس بجٹ میں صوبائی حکومت نے جو اہداف مقرر کئے ہیں، ان شاء للہ مجھے یقین ہے اس کے اثرات پورے صوبے میں آئیں گے اور صوبے کے عوام کی صحت کے حوالے سے، تعلیم کے حوالے سے عمران خان صاحب کے نظریئے کے مطابق ایک فلاحی ریاست کے حوالے سے وہ سارے اہداف ان شاء للہ پورے ہوں گے۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت نے اپنے ریونیو میں اس دفعہ اضافہ کیا اور اس سے ایک امید پیدا ہوئی کہ ان شاء للہ ہماری صوبائی حکومت کے جو ٹارگٹس ہیں، ان کو دیکھتے ہوئے ان شاء للہ خیبر پختونخوا بہت جلد ترقی کا سفر شروع کرے گا اور اپنے وسائل کے بل بوتے پر کرے گا۔ جناب سپیکر، ہماری حکومت نے اس بجٹ میں صحت کے لئے پچھلے سال کے بنسبت اس دفعہ ہیلتھ کارڈ ٹرسٹ کا اجراء کیا، صحت کے محکمے میں پیسے زیادہ رکھے، مجھے امید ہے۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the House. شفیع جان صاحب، تشریف رکھیں، اگر باتیں کرنی ہیں تو لابیز میں چلے جائیں۔ جی عباسی صاحب۔

جناب رجب علی خان عباسی: جناب سپیکر، میں صحت کارڈ کے حوالے سے بات کر رہا تھا، صوبہ بھر کی سو فیصد آبادی صحت کارڈ سے فیضیاب ہو رہی ہے اور اس دفعہ اس صحت کارڈ میں کڈنی ٹرانسپلانٹ، برین اور وہ بچے جو سماعت سے محروم ہیں اور بولنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، ان کی Implant کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں صوبائی حکومت کا یہ بہت اہم اور قابل فخر کارنامہ ہے کیونکہ Cochlear

implant کے لئے عام آدمی Afford نہیں کر سکتا، کم از کم تیس سے پینتیس لاکھ روپے لگتے ہیں جو صوبائی حکومت نے اس دفعہ صحت کارڈ میں شامل کر لئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبائی حکومت ان شاء اللہ یہ جو صحت کے مسائل ہیں، جیسے ہمارے فاضل دوست منیر لغمانی صاحب نے بات کی، کیونکہ ہم لوگ پہاڑی علاقوں سے آئے ہوئے ہیں، میں اگر اپنے حلقے کی بات کروں تو میرا حلقہ اسی (80) فیصد پہاڑوں پر مشتمل ہے، بیس فیصد اس میں میدانی علاقہ ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ثمرات ان شاء اللہ اللہ کے فضل سے یہ میرے حلقے میں بھی جائیں گے۔ تعلیم کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں اور فخریہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت چاروں صوبوں میں واحد حکومت ہے جو تعلیم کے لئے سب سے زیادہ پیسے خرچ کرتی ہے اور ان شاء اللہ میں پھر اگر بات کروں اپنے حلقے کے حوالے سے، میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا، منسٹر صاحب، میں تعلیم کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وزراء محترم، آپ ذرا توجہ دیں۔

<u>جناب رجب علی خان عباسی:</u> میں جناب سپیکر، میں نے جیسے عرض کی کہ میرا علاقہ پہاڑی علاقہ ہے اور اس بجٹ میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پختون یار خان، آپ ان کی بات سنیں غور سے۔

<u>جناب رجب علی خان عباسی:</u> میرا علاقہ کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے اور اس بجٹ میں ہماری گورنمنٹ نے Enrollment کے لئے اور Enrollment بڑھانے کے لئے بھی پیسے رکھے ہیں اور پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے میں سمجھ سکتا ہوں اور مجھے اندازہ ہے اور آپ کو بھی اندازہ ہے کہ ایک سکول سے دوسرے سکول کا جو فاصلہ ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ لوگ اس فاصلے کی وجہ سے اپنے بچوں، چھوٹے بچوں کو سکول نہیں بھیجتے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اس دفعہ فنڈز، پیسے رکھے گئے ہیں وہ میرے علاقے تک بھی ان شاء اللہ پہنچیں گے، اللہ کے فضل سے اور Enrollment میں اضافہ ہوگا، جو کاوشیں ہماری صوبائی حکومت نے تعلیم کے پھیلاؤ کے لئے کی ہیں، میں بالکل ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ایک کام جو بڑے عرصے بعد ہو رہا ہے، میں تھوڑا سا ٹائم لوں گا سر، جو محکمہ تعلیم میں سولہ ہزار نئے اساتذہ بھرتی ہو رہے ہیں، میں اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کروں یا میں ہزارہ ڈویژن کی بات کروں، کیونکہ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے وہاں پہ اساتذہ کرام زیادہ تعداد میں چاہیئے ہونگے کیونکہ ان علاقوں میں سفری مشکلات ہونے کی وجہ سے اساتذہ کم جاتے ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ اس دفعہ آپ نے ایبٹ آباد کو اور باقی ہمارے اس

ایریا کو ذہن میں رکھنا ہے۔ جناب سپیکر، امن وامان کے حوالے سے صوبائی حکومت نے محکمہ پولیس کا جو فنڈ بڑھایا، پولیس کے ملازمین کی جو تجویز رکھی گئی، کیونکہ ہماری پولیس نے خیبر پختونخوامیں اس War on terror میں اس دہشت گردی کے خلاف لڑائی میں ہماری پولیس فرنٹ لائن پہ رہی، صوبے کے اس بجٹ میں یہ قابل تحسین بات ہے کہ انہوں نے اپنے ملازمین کی تنخواہ بڑھانے کی تجویز رکھی ہے، میری تجویز یہ ہوگی کہ ہم اپنی پولیس کو اس قابل کر سکیں، کیونکہ جب یہاں بات کی جاتی ہے کہ پاکستان تحریک انصاف نے اتنے عرصے میں اس صوبے میں کیا کیا؟ تو یہ چیز بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ یہ صوبہ خیبر پختونخواWar on terror میں فرنٹ لائن پہ رہااور بے تحاشہ قربانیاں دی گئیں اس صوبے میں، جس کی وجہ سے آج اگر ترقی کے حوالے سے جب دوسرے صوبوں سے تشبیہ دی جاتی ہے تو خیبر پختونخوااگر پیچھے رہا، لیکن اس نے قیمت چکائیWar on terror میں، اور جب میں وفاقی بجٹ میں دیکھتا ہوں تو پورے بجٹ کاWar on terror میں کے پی کو ایک فیصد ملتا ہے۔ میں آج اس ایوان کے توسط سے یہ بات بھی یہاں پہ کرنا چاہوں گا کہ این ایف سی ایوارڈ میں جو صوبہ خیبر پختونخواکے ساتھ ناانصافی کی جاتی ہے، صوبہ خیبر پختونخواکو آبادی کے تناسب سے نہیں اس Warاس دہشت گردی کی جو جنگ صوبہ خیبر پختونخوانے سامنے آکر لڑی ہے، اس تناسب سے این ایف سی ایوارڈ میں صوبہ خیبر پختونخواکو حصہ دیا جائے۔ (تالیاں) میں آخری بات صرف، تمام معززین بیٹھے ہیں، میرا تعلق، میرا انتخابی حلقہ چونکہ گلیات پر مشتمل ہے، منیر لغمانی صاحب نے جیسے ٹورازم کے حوالے سے بات کی، میں سمجھتا ہوں علاقہ گلیات اور یہ میرے سارے بھائی، سارے اس کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس دنیا میں اور شاید ہمارے لئے وہ ایک جنت ہے، لیکن مسائل کی آماجگاہ ہے جناب سپیکر، پچھلی دفعہ بھی میں نے پانی کی بات کی، ڈونگا گلی میں بے تحاشہ پانی موجود ہے لیکن میر اعلاقہ گلیات، وہاں کے رہنے والے لوگ، میرے علاقہ لوراکے لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں، ہمیں پانی نہیں مل رہا، یہ ہمارا مسئلہ اس بجٹ میں، کیونکہ شمالی اضلاع کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں پیسے رکھے گئے ہیں تو میری یہ خواہش ہوگی اور میری تجویز بھی ہوگی کہ ٹورازم کو فروغ دینے کے لئے، کیونکہ ٹورازم کو فروغ تب ملے گا جب ہم مقامی لوگوں کو ان تک ان کے وسائل پہنچائیں گے، تو میرے لوگوں کو ترجیحی بنیادوں پر پانی، اور ایک مسئلہ جو ہمارااس وقت سب سے بڑا ہے اور ہمارے لئے ایک پریشانی اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ میرے علاقے میں جناب سپیکر، میں صوبائی حکومت سے گزارش بھی کروں گااور میری تجویز بھی

ہے، کیونکہ واپڈا وفاقی محکمہ ہے، ہمارے لئے مسائل یہ ہیں کہ میرے علاقے میں ٹیکنیکل لائن لاسز، کیونکہ ایک گرڈ سے جو فیڈر کی لمبائی ہے نوے، نوے کلومیٹر کی لمبائی ہے جناب سپیکر، نوے نوے کلومیٹر کی لمبائی ہے، PK-43 علاقہ ہے گلیات اور آپ کا بھی پہاڑی علاقہ ہے، اس کی وجہ سے ٹیکنیکل لائن لاسز کی وجہ سے اتنی زیادہ لوڈ شیڈنگ کی جاتی ہے اور ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ بجلی چوری ہوتی ہے، اگر میرے علاقے میں بجلی چوری ہو رہی ہے تو اس کے ذمہ دار واپڈا کے اہلکار ہیں نہ کہ میرے علاقے کے لوگ، (تالیاں) میری آپ سے گزارش یہ ہوگی کہ اس مسئلے کا تدارک کیا جائے۔ پچھلے ایک ماہ سے ہمارے لوگ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا شکار ہو رہے ہیں، مسلسل بجلی بند رکھی جا رہی ہے، ٹیکنیکل لائن لاسز شاخ تراشی نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور اتنی زیادہ ساٹھ ساٹھ، ستر ستر، نوے نوے کلومیٹر لمبے فیڈر کی وجہ سے ہمارے لوگ Suffer کر رہے ہیں، تو تجویز یہ ہے کہ واپڈا کے لئے کچھ ایسے وسائل دیئے جائیں تاکہ ہم وہ چیرہ دستیاں جو ہم پہ کی جاتی ہیں، سختی کی جاتی ہے، ہم اس سے محفوظ رہ سکیں۔ آخر میں میں صوبائی حکومت کا شکریہ ادا کروں گا، ہمارے ایبٹ آباد میں سوشل ویلفیئر والے ادارے نے جو اجتماعی شادیوں والا پروگرام کیا ہے، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب کو، عمران صاحب کا وہ جو ریاست مدینہ کا ایک خواب تھا، اس خواب کا ہم لوگ حصہ بنے، ایبٹ آباد میں اجتماعی شادیاں ہوئیں اور ان شاء اللہ یہ جو سوشل ویلفیئر والا جو یہ پروگرام ہے، یہ ان شاء اللہ آگے بھی چلے گا۔ لائیو سٹاک کے محکمے سے میری ایک تجویز یہ ہوگی کہ ہم لوگ ایک زرعی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، خان صاحب نے جس طرح اپنی حکومت کے دوران لوگوں کو یہ کہا تھا کہ جانور پالے جانے چاہئیں، مرغیاں دی جانی چاہئیں، کیونکہ جناب سپیکر، مہنگائی کا مقابلہ وسائل بڑھا کر کر سکتے ہیں، اگر لائیو سٹاک کا بجٹ بڑھایا جائے، لوگوں کو جانور پالنے کے لئے دیئے جائیں ان کو، ان کے اندر یہ شوق اجاگر کیا جائے کہ وہ جانور پالیں، کیونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس شعبے میں ہم ترقی کر سکتے ہیں، ہم اس لحاظ سے بحیثیت ایک پاکستانی کے جب میں اعداد و شمار پڑھتا ہوں کہ ایک مسلمان ملک ہونے کے ناطے جب مسلمان ملکوں میں گوشت کی سپلائی کی جاتی ہے تو اس میں پاکستان کا کہیں بھی ذکر نہیں ہوتا، وہ سارے وہ ممالک ہیں جو کہ غیر مسلم ممالک مسلمان ملکوں میں حلال گوشت فراہم کرتے ہیں، تو اگر ہمارے صوبے میں اس چیز پر کام کیا جائے تو ان شاء اللہ مجھے یقین ہے میرے صوبے کے لوگ بھی خوشحال ہوں گے اور ہمارا صوبہ بھی ترقی کرے گا۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی اکرام اللہ غازی صاحب اور افتخار مشوانی صاحب، انہوں نے کل کے لئے اپنا وہ ٹائم کیا ہے، تو جناب عدنان خان۔

جناب عدنان خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تقریر نہیں کروں گا، میں Facts and figures پہ بات کروں گا اور بجٹ کو میں دلیل کے ساتھ، اس میں جو خامیاں ہیں، جو کمیاں ہیں وہ بیان کروں گا۔ جناب سپیکر! پہلے تو ہمارے منسٹر صاحب وہ جو سپیچ کر رہے تھے تو میں سپیچ کے پیج نمبر تھری کی طرف آتا ہوں، اس میں جناب منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان رکاوٹوں میں وفاق کی جانب سے این ایف سی کی مد میں بیالیس ارب روپے کی کمی، این ایف سی میں بیالیس ارب روپے کی کمی، ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات میں چالیس ارب روپے کی کم ادائیگی، ترقیاتی اخراجات میں اربوں روپے کی کٹوتی اور وفاقی حکومت کے ٹیکس اہداف میں ایک ہزار ارب روپے کی کمی شامل ہے، جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا کو نوے ارب روپے کم وصول ہوئے۔ میں اس کو ثابت کروں گا، ان کا اپنا جو وائٹ پیپر ہے، ان کے جو اپنے اعداد و شمار ہیں، میں منسٹر صاحب کو اس سے، آپ اگر 25-2024 کی تقریر آپ لے لیں تو اس میں ریونیو کے جو اہداف تھے وہ سترہ سو چون (1754) بلین رکھے گئے تھے اور Expenditures جو تھے وہ سولہ سو چون (1654) بلین رکھے گئے تھے۔ 26-2025 جو وائٹ پیپر ہے، اس کے مطابق یہ تو تخمینہ لگایا جاتا ہے، جب بجٹ بنتا ہے، جب تقریر ہوتی ہے کہ ہمارے اتنے ریونیو کے اہداف ہیں اور اتنے ہمارے Expenditures ہیں، لیکن جب نیا بجٹ آتا ہے 26-2025 میں آپ کا وائٹ پیپر آ جاتا ہے تو اس پہ ساری Nitty gritty آ جاتی ہے اور ساری چیزیں کلئیر ہو جاتی ہیں تو اس میں جو ریونیو ہے، وہ اٹھارہ سو چوتیس (1834) بلین تک پہنچ چکا ہے وائٹ پیپر کے مطابق اور Expenditures بھی آپ کے اٹھارہ سو (1834) بلین ہو گئے ہیں۔ یہاں پہ منسٹر صاحب بجٹ تقریر میں کہہ رہے ہیں کہ نوے (90) ارب روپے ہمیں کم ملے ہیں، آپ کا 2024-25 جو ریونیو کا ہدف سترہ سو چون (1754)، سترہ سو چون (1754) بلین تھا اور Expenditure سولہ چون (1654) بلین تھا، تو آپ کو ریونیو وصول ہوا ہے اٹھارہ سو چونتیس (1834) بلین۔ آپ کے وائٹ پیپر کے مطابق اور آپ نے جو Expenditures کئے ہیں وہ اٹھارہ سو چونیس (1834) بلین کئے ہیں، تو مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ کے (90) نوے ارب روپے کہاں گئے ہیں، جو آپ کو کم ملے ہیں؟ دوسری بات، میں وائٹ پیپر میں آتا ہوں، اس میں جو فیڈرل ٹرانسفرز ہیں، یہ بڑی Important چیزیں ہیں

کیونکہ یہ جو پٹواری ہیں، جو پتہ نہیں وہ فگرز میں ہمیں الجھا دیتے ہیں، وائٹ پیپر کے مطابق جو فیڈرل ٹرانسفرز جو Receipts آئی ہیں 25-2024 میں، وہ گیارہ سو بلین آئے ہیں اور 25-2024 میں جو Received ہوئے ہیں، وہ گیارہ سو بیاسی (1182) بلین ہیں، گیارہ سو ہمارے Proposed تھے فیڈرل ٹرانسفرز، گیارہ سو بلین ہمارے۔ بجٹ میں Proposed تھے لیکن ہمیں جو ٹرانسفر ہوئے ہیں وہ گیارہ سو بیاسی (1182) بلین آئے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بیاسی بلین روپے ہمیں مرکز سے زیادہ ملے ہیں۔ اسی طرح ہائیڈل پرافٹ پر آپ آجائیں جناب سپیکر، ایک سو گیارہ اعشاریہ تین (111.3) بلین ہمارا Estimate تھا اور ہمیں جو ملے ہیں چھیانوے اعشاریہ چار دو (96.42) بلین، اس میں بھی ہمیں تین بلین زیادہ ملے ہیں۔ اسی طرح آپ کے Provincial own receipts ترانوے اعشاریہ پانچ (93.5) ہیں، یہ تو ہمارے اپنے Receipts ہیں، ترانوے اعشاریہ پانچ (93.5) ہیں، چھیانوے اعشاریہ چار (96.4) ہم نے وہ جمع کئے ہیں، یہ جو ہیں اچھی شروعات ہیں لیکن اس کو بھی پھر میں elaborate کروں گا، ایک منٹ میں I'll elaborate on this in a minute, don't worry۔ اسی طرح Other receipts اکتیس اعشاریہ چھ (31.6) ہیں، تو آپ کو پینتالیس اعشاریہ پانچ (45.5) بلین ملے ہیں۔ اسی طرح Merged area grants میں، میں فیڈرل سے بھی اس کے اوپر احتجاج کرتا ہوں اور صوبے سے بھی احتجاج کرتا ہوں کہ آپ Merged areas کو اپنا حق نہیں دے رہے ہیں، یہاں پہ جو ہمارے Proposed تھے دو سو انسٹھ اعشاریہ نو (259.90) بلین اور ہمیں جو مرکز سے ملے ہیں وہ دو سو پچپن اعشاریہ صفر تین (255.03) بلین ملے ہیں، Actual چار ارب روپے ہمیں فیڈرل نے کم دیئے ہیں، میں Merged area کی حد تک یہ بات مان لیتا ہوں کہ انہوں نے چار ارب کم دیئے ہیں لیکن صوبائی حکومت نے ہمارے Merged areas کو کیا حقوق دیئے ہیں؟ ان کو کیا وہ پہنچائے ہیں جو ان کے اپنے فیڈرل ٹرانسفرز ہیں، اس میں جو ٹرائبل بیلٹ ہے، اس کے اوپر کتنے پیسے لگے ہیں، وہ بھی یہاں پر لکھے ہوئے ہیں، تو اسی طرح یہ Foreign Project Assistance one hundred thirty point six (130.60) ہے اور ایک سو بارہ اعشاریہ ایک چار (112.14) ہمیں ملے ہیں، ایک سو تیس (130) تھے لیکن ایک سو بارہ (112) ہمیں ملے ہیں، پی ایس ڈی پی چھبیس اعشاریہ چار (26.40) ہے اور اٹھائیس اعشاریہ آٹھ (28.80) ہمیں ملے ہیں، پی ایس ڈی پی، پی ایس ڈی پی کو میں اس کے بعد جو ابھی بجٹ میں پی ایس ڈی پی کا جو شئیر ہے وہ ہمارا تین بلین تک آگیا ہے، یہ کیوں آگیا ہے؟ پی ایس ڈی پی کے

پراجیکٹس ہم خود Implement نہیں کر سکتے ہیں جس کی وجہ سے فیڈرل نے اس کے اوپر کٹوتی لگا دی ہے، وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں، اس میں غلطی ہمارے صوبے کی ہے، ہماری ایڈمنسٹریشن کی ہے کہ ہم وہ پراجیکٹس صحیح طریقے سے نہیں کر سکتے ہیں۔ دوسری بات، 26-2025 کے جو ریونیو ٹارگٹس ہیں، جو ابھی Recently بجٹ ہے، یہ تو میں نے وہ پرانا 2024 کے ہمیں نو ارب کم ملے ہیں، میں نے ثابت کر دیا ہے آپ کے وائٹ پیپر سے کہ آپ کو کم نہیں ملے ہیں، آپ کو زیادہ ملے ہیں، تو ابھی Revenue targets آپ کے اکیس سوانیس (2119) بلین روپے ہیں اور Expenditures آپ نے لکھے ہیں انیس سو باسٹھ (1962) بلین روپے، جو تقریر میں ہے، چودہ سو پندرہ (1415) ہمارے Current side پہ ہیں اور Development side پہ پانچ سو سینتالیس (547) بلین ہیں۔ ہم یہاں پہ Show کر رہے ہیں کہ ایک سو ستاون (157) بلین کا ہمارا جو وہ سرپلس بجٹ ہے، میں نے پچھلے بجٹ کو بھی Deficit budget ثابت کیا تھا اعداد و شمار سے، ابھی یہاں پہ میں کچھ نہیں کہوں گا، تقریر میں منسٹر صاحب نے Last میں، آپ کو یہ پیج نمبر میں آپ کو بتا دیتا ہوں، اس میں یہ پیج نمبر 38 ہے، یہ خود کہہ رہے ہیں، میں نہیں کہہ رہا، بجٹ تقریر میں خود کہہ رہے ہیں کہ وفاقی بجٹ 26-2025 میں بھی ہمارے تخمینے کے مطابق دو سو ننانوے اعشاریہ چھ (299.6) ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص کئے جانے چاہیئے تھے لیکن صرف ایک سو پینتالیس (145) ارب روپے رکھے گئے ہیں اور یہاں پہ، یہاں پہ دو سو ننانوے اعشاریہ چھ (299.6) ارب کی بات ہو رہی ہے اور اسی کتاب کے ٹیبل میں جو ہمارے Merged areas کی Receipts ہیں وہ ہیں دو سو بانوے اعشاریہ تین سو چالیس (292.340)، یہاں پر دو سو ننانوے (299) کی بات ہو رہی ہے، اربوں روپے پتہ نہیں غائب ہو رہے ہیں، ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا ہے، خود کہہ رہے ہیں، میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ کتاب ہے، پیج نمبر 30 پر دیکھ لیں، دو سو ننانوے (299) ارب کی بات ہو رہی ہے اور یہاں پر دو سو بانوے (292) ارب ہیں ٹیبل میں۔ اسی طرح آ جائیں Financial year 2024-25 کا، Sorry, Yes اس میں پراونشل جو ہمارا ریونیو ہے 26-2025 Sorry میں ایک سو انتیس (129) بلین ہے، ہمارا جو ریونیو ہے، فیڈرل کا چھوڑ دیں تو اسی طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے تو فگرز تھوڑے زیادہ بتا دیئے، میرے حساب کے مطابق Six point five eight percent (6.58) ہمارا شیئر ہے، Ninety three (93) percent ہمیں یا Foreign aid آ رہا ہے یا فیڈرل ہمارے ٹرانسفرز آ رہے ہیں، تو ہمارا کیا کردار ہے؟ ہم یہاں پہ حکومت کر رہے ہیں، پندرہ سال

سے ہماری حکومت یہاں پہ ہو رہی ہے، Sorry پی ٹی آئی کی حکومت جا رہی ہے لیکن انہوں نے یہاں پہ کیا کیا ہوا ہے؟ صرف Six point five eight (6.58) percent آپ بجٹ میں شیئر ڈال رہے ہیں اور باقی ترانوے فیصد آپ کا جو بجٹ بن رہا ہے، آپ کو Receipts آ رہی ہیں، وہ آپ کو فیڈرل کی طرف سے آ رہی ہیں تو یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ اسی طرح آپ نے جو 2024-25 میں تریانوے (93) بلین پراونشل ریونیو تھا، وہ Five point three (5.30) percent بنتا تھا، جو پچھلے سال آپ کا ریونیو تھا پراونشل میں، اس میں کتنا اضافہ کیا ہے؟ مجھے صرف یہ بھی بتایا جائے۔ اسی طرح فیڈل بجٹ کا میں نے ٹیبل بتا دیا Merged areas والے، اس کے بارے میں بھی منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا گائیڈ کیجئے گا کہ یہ جو غلطیاں ہو رہی ہیں، یہ جو بلین کے حساب سے ہیں، ایک بلین بھی نہیں ہے، تین بلین بھی نہیں ہیں، یعنی میں تو کہتا ہوں اگر Calculation کی گئی تو یہ تو کھربوں میں چلی جائیں گی، تو اس کے بارے میں بھی تھوڑا سا سوچنا چاہیئے۔ ابھی آ جائیں وائٹ پیپر پہ، یہ وائٹ پیپر، Chapter 6, white paper, chapter 6, page No. 31 کے اوپر آ جائیں، اس میں اے ڈی پی 25-2024، کے لئے انیس سو بیس (1920) سکیمز Reflect ہوئی ہیں کہ انیس سو بیس (1920) سکیمز ہم کمپلیٹ کریں گے تین سو پچاس (350) بلین میں، پھر اس کے لئے ٹارگٹ ہوا تھا کہ پانچ سو چھتیس (536) سکیمز انہوں نے ٹارگٹ کر دی تھیں کہ یہ ہماری، Sorry، 536 سکیمیں Targeted ہیں، یہ ہم کمپلیٹ کریں گے، اس کے باوجود انہوں نے کمپلیٹ کیں چار سو اکتالیس (441) سکیمیں، اس میں میرا جو Main کہنے کا مطلب ہے، میں اے ڈی پی پلس کی طرف آ رہا ہوں کہ بجٹ تقریر میں ہمیں بتایا گیا کہ یہ اے ڈی پی پلس ہے، میں اے ڈی پی پلس کی طرف آ رہا ہوں، یہاں پہ پانچ سو چھتیس (536) سکیمیں ٹارگٹ ہوئیں، انیس سو بیس (1920) سکیموں میں اور چار سو اکتالیس (441) سکیمیں کمپلیٹ ہوئیں، شرح کتنی بنتی ہے؟ Eighty two percent، اس میں پھر آ جائیں اے ڈی پی پلس کی طرف، ابھی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ وائٹ پیپر ٹھیک کہہ رہا ہے یا بجٹ تقریر صحیح ہو رہی ہے؟ ابھی آپ آ جائیں سر، یہ جو One twenty plus thirty five, one hundred fifty five billion (120+35=155)، یہ بجٹ سپیچ کی میں بات کر رہا ہوں، بجٹ سپیچ میں رواں مالی سال، یہ پیج نمبر 6 کے اوپر بجٹ سپیچ میں، اس میں ایک سو بیس (120) ارب روپے کا تخمینہ رکھا گیا تھا بندوبستی اضلاع کے لئے، تاہم اپنے بہتر مالیاتی نظم نسق کے باعث تاریخ میں پہلی مرتبہ اس بجٹ میں تقریباً تیس فیصد اضافہ کرتے ہوئے اے ڈی پی پلس کے تحت اسے بڑھا کر ایک سو پچپن (155) ارب روپے کر دیا گیا اور یہ اضافہ

پینتیس(35) ارب روپے اہم منصوبوں کو بروقت مکمل کرنے میں خرچ ہوئے ہیں، یہ اے ڈی پی پلس کہہ رہا ہے۔ وائٹ پیپر کیا کہہ رہا ہے؟ یہی وائٹ پیپر یہ کہہ رہا ہے کہ ہمارے پاس اے ڈی پی میں ایک سو چوالیس(144) بلین ہیں، One hundred forty four (144) billion اور بجٹ سپیچ میں ایک سو بیس(120) بلین کہہ رہا ہے۔ اسی طرح وائٹ پیپر میں اے ڈی پی پلس کے لئے انتالیس(39) بلین رکھے گئے ہیں، یہاں پہ بجٹ تقریر میں وہ پینتیس (35) بلین کہہ رہا ہے، ابھی میں کس چیز کو Authentic سمجھوں، بجٹ سپیچ کو Authentic سمجھوں یا وائٹ پیپر کو، کیونکہ وائٹ پیپر میں تو انتالیس(39) بلین اور ایک سو چوالیس(144) بلین، تو یہ ٹوٹل بنتے ہیں ایک سو تراسی(183) بلین، ایک سو تراسی(183) بلین اور یہاں پہ وہ کل ملا کر ایک سو پچپن(155) بلین کہہ رہا ہے، ابھی کتنا Difference آرہا ہے، ابھی یہ پتہ نہیں ہے یہ کیا ہو رہا ہے، یہ ہم اس اسمبلی سے یہ کیا پاس کروانے جا رہے ہیں؟ مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بجٹ تقریر کچھ اور کہہ رہی ہے اور وائٹ پیپر کچھ اور کہہ رہا ہے۔ اسی طرح سکیموں پہ آجائیں جناب سپیکر صاحب، سکیمیں جو ہیں پانچ سو چھتیس(536) سکیمیں انہوں نے ٹارگٹ کی تھیں کہ یہ ہم کمپلیٹ کریں گے اور انہوں نے کمپلیٹ کی ہیں ایک سو چوالیس(441) سکیمیں، ابھی ان کی یہ وائٹ پیپر میں اس غلطی کو دیکھ لیں، جب ٹوٹل سکیمیں آپ کی انیس سو بیس(1920) سکیمیں ہیں، آپ نے اس کے لئے رقم مختص کی ہے تین سو پچاس(350) بلین روپے، لیکن یہاں پہ آپ کمپلیٹ کر رہے ہیں چار سو اکتالیس(441) سکیمیں، Simple کلیہ ہے، آپ اس سے Minus کریں چار سو اکتالیس(441) تو آپ کے پاس Ongoing schemes بن جاتی ہیں چودہ سو اناسی(1479)، لیکن وہاں پہ یہ کہتا ہے کہ نہیں Ongoing schemes ہماری تیرہ سو انچاس (1349) ہیں، ایک سو تیس (130) سکیمیں Miss کر رہے ہیں یہاں پہ آپ Simple calculation، انیس سو بیس(1920) سے آپ Minus کر دیں چار سو اکتالیس(441)، چودہ سو اناسی (1479) بنتی ہیں اور وہاں پہ وہ Ongoing schemes بتا رہے ہیں کہ تیرہ سو انچاس(1349) سکیمیں ہیں۔ ابھی یہ جو نئی سکیمز ہیں جو 2025-26 میں ہم ڈال رہے ہیں، یہ ہمارے پاس آٹھ سو دس(810) سکیمیں ہیں، تو ان کا کل ملا کر ہمارے پاس بائیس سو نواسی (2289) سکیمیں بنتی ہیں اور ان کی Calculation کے مطابق اکیس سو انسٹھ(2159) سکیمیں بنتی ہیں، تو یہ کیا، یہ کیا ہو رہا ہے؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ پتہ نہیں ہے یہ Calculation، یہ ٹیبل کس نے بنایا ہے اور پتہ نہیں ہم یہاں بے

وقوف بنے بیٹھے ہوئے ہیں، بس ان کو پاس کر لیں گے۔ اسی طرح آپ Graphic کے اوپر آ جائیں، انہوں نے جو Graphic بس وہ Cut paste کر لیتے ہیں اور یہاں پہ لے آتے ہیں اسمبلی میں، اور ہم بھی یہاں پہ اسی طرح ہی پاس کر دیتے ہیں۔ سر، اے ڈی پی 25-2024 ڈیٹیل جو وائٹ پیپر میں ہے:

Chapter 6, page 30, graphical presentation only show irregular utilization of ADP 2023-24, with projected figure of 58 percent, projected figure of 58 percent.

یہ جو ہے سر، پیج 30 کے اوپر Chapter 6 میں جو Graphical presentation ہے، 2023-24 کی ہے، 2024-25, sorry 2025-26 کی نہیں ہے، وہی Cut paste لگا کر یہ Figure No. 5.1 ہے، یہ میں آپ کو غلطیاں بتا رہا ہوں، آپ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ غلطیوں کے اوپر حکومت چلاتے رہے ہیں، آپ غلطیاں کرتے رہے ہیں لیکن ہم Identify کرتے رہیں گے، ہم آپ کو یہ بار بار یاد دلاتے رہیں گے کہ آپ یہ غلط کر رہے ہیں، اس کو ٹھیک کر لیں، (تالیاں) ہم آپ کی اصلاح کے لئے بول رہے ہیں، اپنی اصلاح کے لئے نہیں کہہ رہے ہیں، لوگ ہمارے اوپر ہنسیں گے کہ یار! یہ اسی طرح بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں ماموں بن کر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ماموں بن کر نہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابھی آ جائیں، میں بس ایک منٹ میں اس کو وائنڈ اپ کر رہا ہوں، جو اس میں غلطیاں، اس میں کافی غلطیاں ہیں لیکن میں نے صرف آپ کو چیدہ چیدہ غلطیاں وہ بتا دی ہیں۔ اے ڈی پی 25-2024 میں گیارہ سو چوہتر (1174) بلین کا ہدف ہم نے رکھا تھا کہ ہم گیارہ سو چوہتر (1174) لائیں گے اور 26-2025 میں چودہ سو تیرہ (1413)، یہ جو میری بات ہے، یہ میں CRS جو Completed and reduced scope کے اوپر ہے اور یہ جو ہمارے ٹرانسفرز ہیں جو Beyond جو ہماری سکیمیں جو Increase اس کے اوپر وہ ہو رہا ہے، اس کی میں بات کر رہا ہوں، Fourteen hundred twenty three (1423) billion rupees جو ہے Throw forward ہمارا بنتا ہے Two hundred forty nine (249) billion rupees، Throw forward کی میں بات کر رہا ہوں، جو Throw forward کہتا ہے، پچھلے سال ہم نے بجٹ کی سپیچ میں یہ بات سنی تھی کہ ہمارا Throw forward ہم ختم کرنے جا رہے ہیں، تو یہ Throw forward ان کا ہے Four hundred twenty nine (429) billion rupees آپ Calculation کر لیں Two hundred forty nine (249) billion rupees ان کا Throw forward ہے اور یہ آٹھ سو دس (810) سکیمیں، ابھی

ملا کر پانچ سو سینتالیس (547) بلین، انیس سو ستر (1970) ان کا Throw forward ہے۔ میرے ایگریکلچر کے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے ادب کے ساتھ کہ یہ صوبہ ایگریکلچر کا صوبہ ہے، بجٹ کی سپیچ میں ایگریکلچر کا ذکر تک نہیں ہے، بجٹ سپیچ میں ایگریکلچر کا ذکر تک نہیں ہے کہ ہم نے ایگریکلچر میں کیا کیا ہوا ہے۔ پولیس کی تنخواہوں کی بات ہم کر رہے ہیں۔ پچھلے سال ہماری صحت کے لئے جو بجٹ بنا تھا، اس میں ایک وہ تھا کہ ہم ایئر ایمبولنس Show کر رہے ہیں، اس ایئر ایمبولنس کو میرے خیال میں چوہے کھا گئے ہیں، پتہ نہیں ہمیں تو وہ نہیں نظر آرہی کہ وہ کہاں چلی گئی؟ اس طرح نہ ہو کہ ہمارے یہ پولیس جوان، ان کی تنخواہیں، ہماری پولیس جوان کی تنخواہ پینتالیس (45) ہزار ہے جب وہ بھرتی ہوتا ہے اور پنجاب پولیس کی تنخواہ ہے وہ ستر (70) ہزار کے لگ بھگ ہے، تو ابھی اس میں پچیس (25) ہزار کا Difference ہے، ٹھیک ہے ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں کہ پولیس کی تنخواہیں پنجاب کے برابر ہونی چاہئیں لیکن اس شرح سے برابر ہونی چاہیئے جس شرح سے یہ ہے۔ آپ ان کی Pay slip اٹھا کر دیکھ لیں، پنجاب والے کیوں زیادہ کر رہے ہیں، ہمارے جو پولیس جوان ہیں، یہاں پہ شہادتیں دیتے ہیں، فرنٹ لائن کے اوپر وہ لڑتے ہیں، ان کی شہادتیں قابل دید ہیں اور ان کی تنخواہیں ہم تو کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ دی جائیں اور میری آخری جو Submission ہے، Last submission اس میں یہ ہے کہ جو ہماری اے ڈی پی کا پیج 303 کے اوپر سیریل نمبر 1515 کے اوپر۔

The acquisition of land, utility shifting, and resettlement for the road connecting the Indus Highway (N-55)with the Bannu Link Road, which further connects to the Hakla–Yarik section of the D.I. Khan Motorway (M-14) اس کی Cost پانچ سو (500) ملین ہے، یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت جو ہے وہ یہاں پہ Reflect ہوئی ہے اے ڈی پی میں، اور اس کے لئے جو ایلوکیشن رکھی گئی ہے وہ Ten million rupees رکھی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں ہیلتھ سیکٹر میں جو Appreciation ہے، میں اگر چیف سیکرٹری، سی ایس صاحب اور ہیلتھ سیکرٹری شاہد اللہ صاحب کا نام نہ لوں تو یہ بڑی زیادتی ہوگی، میں ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے ہیلتھ سیکٹر میں بنوں کے لئے جو کیا ہے وہ داد دینے کے قابل ہے۔ میں اس میں حکومت کو بھی خیر ہے وہ داد دے دیتا ہوں لیکن یہ جو ہماری غلطیاں ہیں، یہ جو ہماری Calculations ہیں یہ یہاں پہ سپیکر صاحب، اتنی زیادہ ہیں کہ اس کو میں اگر پوری وہ سرچ کر لوں تو چاہے مجھے دو دن تقریر کرنے کے اوپر لگ جائیں، لیکن خدارا غلطیوں کو

ٹھیک کریں، یہ چیزیں Refine کرلیں، اس کے بعد یہ بجٹ لے آئیں۔ یہ بجٹ ہم سراسر اس کو Reject کرتے ہیں اور نیا بجٹ لائیں، ان شاء اللہ ہم آپ کے ساتھ اس کو پاس کریں گے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ ملک عدیل صاحب تو نہیں ہیں، ملک عدیل اقبال صاحب، ملک عدیل اقبال صاحب۔

ملک عدیل اقبال: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب! جو بجٹ کے پی گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا گیا، اس کے بارے میں سر، میں دو چار باتیں کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ لوگوں کو بہت سی اس بارے میں کنفیوژن ہے کہ خان صاحب نے بجٹ کے بارے میں جو ڈائریکشنز دی ہوئی ہیں تو سب سے پہلے تو اس ایوان کے توسط سے میں اس صوبے کو، اس ملک کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی، یہ گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف عمران خان صاحب کی ہے۔ اور یہ ان کی امانت ہے۔ یہ بل جو بجٹ پیش ہوا ہے، یہ قانونی کچھ تقاضوں کی وجہ سے یہ پیش ہوا ہے لیکن اس کی منظوری، عمران خان صاحب نے جو کہا ہوا ہے سی ایم صاحب اور اس کی ٹیم کی ملاقات کے بعد، ان کی Approval کے بعد یہ منظور ہوگا اور جیسے وہ ڈائریکشن دیں گے ان شاء اللہ اسی طرح ہوگا۔ دوسرا، سی ایم صاحب نے جو باتیں کی ہیں اس دن، اور ساتھ سر، جو وفاقی گورنمنٹ نے جو بجٹ پیش کیا ہے، اتنا افسوس والا وفاق نے جو بجٹ پیش کیا ہے کہ انہوں نے تعلیم کے اوپر اور ایجوکیشن کے اوپر فی کس اسی (80) روپے اور نوے (90) روپے انہوں نے ہیلتھ کے اوپر رکھے ہوئے ہیں، اس کے مقابلے میں پاکستان تحریک انصاف کی جو کے پی میں گورنمنٹ ہے، انہوں نے فی کس ہیلتھ کے اوپر صرف دس لاکھ روپے رکھے ہوئے ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک واضح فرق ہے، ایک فارم پینتالیس کی جو گورنمنٹ ہوتی ہے اور جو حقیقی نمائندے ہوتے ہیں، ان میں اور جو فارم سینتالیس کے آئے ہوئے جو لوگ ہوتے ہیں، ان میں یہ فرق ہوتا ہے۔ آپ تعلیم کے اوپر اسی (80) روپے رکھتے ہیں، آپ صحت کے اوپر سالانہ فی کس نوے (90) روپے رکھتے ہیں اور اس کی چوکیداری کے لئے پچیس (25) ہزار رکھتے ہیں، یہ آپ کا ویژن ہوتا ہے۔ جب آپ لائے ہوئے لوگوں کو اوپر لا کر جب بٹھاتے ہیں، جب عوام کے مینڈیٹ کی توہین کر کے آتے ہیں تو آپ لوگوں کو عوام کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، آپ لوگوں کو صرف بوٹ پالش کرنے کے اوپر دلچسپی ہوتی ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی، صوبہ کے پی کے ساتھ جو ظلم وفاق کرتا ہے اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی، نہ آپ یہاں پہ احتجاج کر سکتے ہیں، نہ آپ لوڈ شیڈنگ کے بارے میں جو ظلم

ہو رہا ہے اس کے پی گورنمنٹ کے ساتھ، ان لوگوں کے ساتھ، انہوں نے ایک شیڈول جاری کیا ہوا تھا، عید کی چھٹیوں میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی، وفاق نے بھرپور لوڈ شیڈنگ کی ہے، لوگوں پر اس گرمی میں، ان بچوں پر جو ظلم کیا ہے، ان سے پوچھا جاتا ہے، آپ یہ کے پی کے ساتھ یہ ظلم کیوں کرتے ہیں، کے پی والوں کا کیا قصور ہے؟ کے پی والے پورے ملک کو روشن کرتے ہیں، بجلی کے پی سے جاتی ہے، گیس کے پی سے جاتی ہے اور لوڈ شیڈنگ بھی ہمارے اوپر ہوتی ہے، ہم لوگ، ہم متاثرین تربیلا ڈیم ہیں، ہم لوگوں نے اپنی زمینیں اس ملک کے لئے قربان کی ہیں، اپنے آباؤ اجداد کی قبریں قربان کی ہیں، اس کے ریزلٹ میں وفاق صوبے کو بجلی کی مد میں پیسے بھی نہیں دیتا، وفاق لوڈ شیڈنگ بھی ہمارے اوپر کرتا ہے، پھر کہتا ہے کہ چوری کے پی والے کرتے ہیں، او بھئی! ڈاکہ تو آپ ڈالتے ہیں ہمارے حق کے اوپر، ہماری جو رائیلٹی کے پیسے ہیں وہ بھی پورے نہیں دیتے ہیں، جس طرح سی ایم صاحب نے کہا تھا، آپ لوگوں کو اگر چوری کا کوئی مسئلہ ہے، بجلی کے بل کا مسئلہ ہے، آپ ہمارے پیسے کاٹ لیں وہ باقی پیسے دیں، ہمیں لوڈ شیڈنگ آپ کس مد میں دے رہے ہیں، لیکن سپیکر صاحب! ان کو اس بات کی پرواہ نہیں ہیں، کیونکہ وہ جعلی مینڈیٹ کے اوپر آ کر بیٹھے ہوئے ہیں، بوٹ پالش کر کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے یہ ظلم ہو رہا ہے، یہ نفرت کا جو بیج وفاق جو بو رہا ہے، یقین کریں یہ نفرت بغاوت میں بدل جائے گی۔ جب پرامن احتجاج والوں کو آپ لوگ گولیاں ماریں گے، جب لوگوں کو آپ احتجاج کرنے نہیں دیں گے تو مجھے یہ لگتا ہے، مجھے یہ لگتا ہے کہ سر، پھر بغاوت سر اٹھائے گی، پھر ہم کسی تعصب میں نہیں جانا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اوپر تعصب اوپر ڈالا جا رہا ہے، ان لوگوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہمارا ملک غربت کی لکیر میں ہے، Forty four point nine percent (44.9%) میں چلا گیا ہے، جو پورے ملک کے لئے Shame ہے، ہمارا آدھا ملک غربت کی لکیر سے نیچے چلا گیا ہے، یہ اپنا مقابلہ کرتے ہیں کسی اور ملک کے ساتھ، جو ملک ہم سے بعد میں آزاد ہوئے ہیں، بنگلہ دیش ہے، جو انڈیا ہے، اس کی غربت کی لکیر جو ہے وہ Six percent (6%) اور Nine point six percent (9.6%) کے اوپر ہے، ہمیں اگر مقابلہ کرنا ہے تو اس غربت کو ختم کرنا ہے، اس ملک کو کسی سمت میں لے کر جانا ہے لیکن ان لوگوں کو اپنے باہر کے دوروں کے اوپر، ان کو صرف اس کی Concentration ہے کہ کے پی والوں کو گولیاں مارنی ہیں، ان کے مینڈیٹ کی توہین کرنی ہے، عمران خان کے مینڈیٹ کی توہین کرنی ہے جو پورے پاکستان میں ان کو ملا ہے۔ آج تک یہ شرم کی بات ہے کہ یہ سیکنڈ ائیر چل رہا ہے، سیکنڈ بجٹ پیش ہو رہا ہے اور ابھی تک ہمارے پاس سینیٹ کی نمائندگی وفاق میں نہیں

ہے، ابھی تک یہ سینیٹ کے الیکشنز نہیں کروا رہے ہیں، یہ ملک کس طرف لے جا رہے ہیں؟ انہوں نے جس طرح چھبیسویں ترمیم کی ہے، یہ جو ظلم کیا ہے، یہ جو زیادتی انہوں نے کی ہے، یہ اسی وجہ سے آج ہمارا ملک اس دنیا میں، ورلڈ میں انصاف کے نام پہ ایک سو چونتیس نمبر پر ہے، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ ظلم آپ کب تک کریں گے؟ کب تک اس طرح لوگوں کو احتجاج کے نام پر گولیاں ماریں گے؟ ہمارے بندوں کو، پی ٹی آئی کے ورکرز کو قید کریں گے، چھ ہزار بندوں کے اوپر انہوں نے کیسز کئے ہوئے ہیں، جس طرح یہ ظلم کی طرف لیکر جا رہے ہیں، میرا خیال ہے یہ جو انہوں نے جعلی بجٹ، وفاق میں کاغذی بجٹ پیش کیا ہے، یقین کریں اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی، یہ جھوٹ کے اوپر انہوں نے جو بجٹ رکھا ہوا ہے، میں اس صوبے کے عوام اور بالخصوص سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے ٹیکس فری بجٹ پیش کیا ہے اور بالخصوص انہوں نے ہری پور کے اوپر، میرے حلقے کے اوپر جو سکیمز، بچھتر سال کی تاریخ میں، جب سے پاکستان بنا ہے، شاید ایک دفعہ وہاں پہ روڈز بنے ہیں، جیسے ہمارے دور افتادہ پہاڑی علاقہ ہے احمد زئی اور بیڈ گلی، وہاں پہ انہوں نے اس سے پہلے پچاس سال ہو گئے ہیں، پاکستان کے بنے ہوئے بچھتر سال ہو گئے ہیں لیکن میرا خیال ہے ایک دفعہ روڈ بنا تھا، لیکن پچاس سال ہو گئے لیکن ان ایریاز میں روڈز نہیں بنے ہیں۔ میں نے سی ایم صاحب سے سپیشل درخواست کی تھی اور میری درخواست کے اوپر انہوں نے احمد زئی اور بیڈ گلی کے جو روڈز ڈالے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، باقی جو انہوں نے سکیمز ہمیں دی ہیں، ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں، یہ وہ کام ہیں جو اس ملک کی تاریخ میں، صوبے کی تاریخ میں وہ روڈز اور یہ کام نہیں ہوئے۔ جس طرح انہوں نے یونیورسٹی کے ہمارے کیمپس کی اجازت دی ہے، جس طرح انہوں نے Approval وہاں پہ دی ہے اور ہمارے سکول کی اپ گریڈیشن کو انہوں نے ڈالا ہے، جو سکول کی اسپیشل باقی چیزیں چل رہی ہیں اور اس کے ساتھ جو ہیلتھ کی Facilities کے اوپر انہوں نے اس دفعہ فوکس کیا، میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں اسی سے چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، ان شاء اللہ عمران خان صاحب سے اگر اس کی Approval آتی ہے اور یہ اگر پاس ہوتا ہے تو ان شاء اللہ اس کے اوپر پورا عمل ہو گا۔ بہت شکریہ، السلام علیکم۔

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، شرافت علی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب مسند نشین:</u> محمد رشاد خان۔

(عصر کی اذان)

جناب مسند نشین: ارباب محمد وسیم صاحب، مسٹر جلال خان۔

جناب جلال خان: زه به سبا کومه، تیاری مې لا نه ده کمپلیټ شوې۔

جناب مسند نشین: ملک طارق اعوان صاحب۔

ملک طارق اعوان: سر، کل نہیں پرسوں۔

جناب مسند نشین: مسٹر ہشام اللہ خان صاحب، مسز شہلا بانو صاحب، مسز ریحانہ اسماعیل صاحبہ، مسٹر اعجاز محمد صاحب۔

جناب اعجاز محمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بجټ پیش کیږی او د بجټ په حواله سره زه مختصر KP او د خپل پیښور د بجلئی حالات دې اسمبلئ کښې وړاندې کوم چې یو خوا ته مونږه دا وایو چې زمونږ وفاق د بجلئی په مد کښې زمونږ قرضدارے دے، بل خواته زمونږ سی ایم صاحب یو کال وړاندې هم په دې هاؤس کښې ډیر ښائسته بیان کړے وو، مونږ د هغه د بیان په انتظار باندې وو، بهرحال زما ملګری زما نه وړاندې ډیرې ښائسته خبرې اوکړې چې دلته کوم دا ظلم د بجلئی په باره کښې شروع دے نو د دې اندازه هغه خلقو ته کیږی چې هغه په خپلو حلقو کښې موجود وی، په خپلو حجرو کښې موجود وی نو هغه خلقو ته د دې اندازه کیږی او دا مسئله زما په خیال په دې هاؤس کښې د هر ممبر ده ځکه چې بجلی د هر کور ضرورت دے، چې څنګه زمونږ دا ملک مخکښې د دهشت ګردئ شکار وو نو نن سبا وخت کښې دا په دې ټائم سره د بجلئی شکار دے او په هر کور کښې بیمار شته، نو زما دې خپلو موجوده د پی ټی آئی حکومتی ممبرانو ته زما دا یو ریکویسټ دے چې یو خواه ته تاسو دا وایئ چې د وفاقی اداره ده، بل خوا ته دلته په KP ستاسو ګورنمنټ دے نو چې کله هم ستاسو عوام زمونږ عوام ګرځ ته راشی نو هم دیکښې زمونږ پولیس والا زمونږ ورونړه دی، ټول عمر په دې اسمبلئ کښې ما د پولیس د پاره آواز اوچت کړے دے، بیا به هم اوچتوم، د هغوی قربانئی دی خو دلته یو اسانه خبره د چې هغه به راشی د خپلې بجلئی د حق تپوس به کوی او دلته به د پولیس د اړخ نه پرې "تهری ایم پی او" یو ایف آئی آر اولګی او هغه به اوچت کړی، ډیرو (ډیره اسماعیل خان) ته به ئے اولیږی، نو دا مونږ سره زمونږ دې صوبې سره سراسر ظلم دے را پاڅئی، زه دا نه وایم، زه په تاسو تنقید نه کوم، راپاڅئی، اول د دې خپلې بجلئی

حل راوباسئی، د دې ټول کریډټ د دې ټول هر یو شے تاسو ته ځی، مونږ درسره یو، مونږ تاسو سپورټ کوؤ، دلته احمد بهائی پاڅیدو، زمونږ ډاکټر صاحب پاڅیدو، زه به دوئ ته دا اووایم چې مهربانی اوکړئ په دې خلقو ظلم مه کوئ، (تالیاں)په دې خلقو ظلم مه کوئ او دا یو بجلی مونږ د پاره دې KP د پاره راوړئ نو ان شاءالله الرحمن دومره به شی زمونږه دا د دې حلقو دا خلق د بدقسمتئ نه مونږ په ډسټرکټ پشاور کښې پراته یو خو دا یو څو حلقې د دې تاسو لږ جائزه واخلئی، دیکښې هغه کمزوری خلق دی چې دوئ سحر د اذان نه وړاندې پاځی او ټاټکی له ځی او هزار باره سو باندې خپله مزدوری کوی، نو دغه غریب سړے چې په کور کښې خوب اونکړی، سحر دوئ لاړ شې ټاټکی له، واپس دوئ راشی خپلو بچو سره آرام نه کوی، د ده زندګی به څنګه تیریږی۔ نو زما نن موضوع زما دا تقریر صرف په بجلئ باندې دے چې زه خپل اپوزیشن لیډر زما پارلیمانی لیډر صاحب هم راغلو، زما دوئ ته هم دا ریکویسټ دے چې زه باقاعده نن ډاکټر عباد صاحب ته او کنډی صاحب ته دا ریکویسټ کوم او تاسو مطالبه اوکړئ خو تاسو دلته کښې خفه کیږو به نه لکه د پښتو د اداکارانو غوندې ډائیلاګ خوشے کړئ او بیاه سر ته نه رسوې، نو راځئی مونږ درسره ولاړ یو، اول د KP د پاره د خپلې بجلئی غم اوکړئ، بجلئ غم اوشو ان شاءالله اوړاندې به ورپسې نور کارونو کیږی۔ ډیره مهربانی، شکریه جی، والسلام۔

جناب مسند نشین: مسٹر نثار باز صاحب، نثار خان صاحب۔

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ چونکه د بجټ سیشن دے او په کومه ورځ باندې چې بجټ په اسمبلئ کښې ټیبل شو، هغه ورځ باندې هم چې د اپوزیشن طرف نه پرې هم خبره اوشوله، ګورنمنټ هم خپل بجټ ډیر بړها چړها کر پیش کړو خو زه د هغې مظلومې او د محکومې علاقې خبره کول غواړمه، د قبائلی اضلاع چې په 2018 کښې کله پینځویشتم آئینی ترمیم اوشو او قبائلی اضلاع Proper د دې صوبې برخه جوړه شوله نو 2018 نه راواخله 2025 بجټ پیش کیږی خو د دغې اضلاع ذمه واری نه فیډرل ګورنمنټ Own کوی او نه ئے پراونشل ګورنمنټ Own کوی۔ په بجټ کښې چې کوم Digits کوم فګرز ښودلی دی، بجټ سپیچ کښې، څنګه چې زمونږ سره

Commitments شوی وو په 2018 کښې چې په قبائلی اضلاع باندې به سو ارب روپئی سالانه خرچ کیږی څکه چې دا د اویا کالونه د ترقئی نه محرومه پاتې شوی دی چې دا راوچتې کړلې شی د Down districts په شان، خوله بده مرغه که مونږ اوګورو نو تراوسه پورې د قبائلی اضلاع صورتحال هم هغه شان دے، څه تبدیلی پکښې رانغله، څه بدلون پکښې رانغلو او بیا د افسوس خبره دا ده، ز مونږ د قبائلی اضلاع کرنټ بجټ دے او که ډیویلپمنټل بجټ دے دا Wholly solely په فیډرل باندې Depend دے او دا خبره مونږ په هر ځائے کښې کوؤ، که د پختونخوا صوبې حکومت دے او که فیډرل حکومت دے، دواړه د قبائلی اضلاع سره د میرانئی مور سلوک کوی، څوک ئے هم خپلولو ته تیار نه دی، تر اوسه پورې د 2018 نه واخله تر 2025 پورې ایک سو بتیس (132) ارب روپئی په ترقیاتی بجټ کښې دوئ وائی چې دا په قبائلی اضلاع باندې مونږ خرچ کړې دی، هغه ایک سو بتیس (132) ارب روپئی دا ډیر Huge رقم دے خو په ګراؤنډ باندې ښکاری نه، چې د هیلته په سیکټر کښې کومه تبدیلی راغلې ده، کوم نوی هسپتالونه جوړ شوی دی، د ایجوکیشن په سیکټر کښې کومه تبدیلی راغلې ده، کومې یونیورسټئی جوړې شوې دی یا کوم کالجونه جوړ شوی دی او یا د ایګریکلچر او لائیو سټاک په مد کښې چې کوم دے هلته کومه تبدیلی راغلې ده، مسټر سپیکر! اووه اضلاع قبائلی چې د دې State برخه ده، په یوه ضلع کښې هم یونیورسټی نشته دے، دا څومره د افسوس خبره ده چې د پختونخوا یا د پاکستان په نورو اضلاع کښې په هره ضلع کښې یونیورسټی شته خو په قبائلی اضلاع کښې په یوه ضلع کښې هم یونیورسټی نشته دے، یو میډیکل کالج یا انجینئرنګ کالج په قبائلی اضلاع کښې دا تر دې دمه جوړ شوے نه دے او نه څه منصوبه او پلان شته دے چې دا په دې بجټ کښې دوئ ایښودے وے چې دلته به جوړیږی او داسې که ایګریکلچر سیکټر راواخلې نو زمونږه اتیا فیصد زمکې چې کومې دی دا بارانی دی، که بارانونه اوشول خو مونږ ته به فصلونه اوشی، که بارانونه اونشول نو د ټیوب ویل سسټم یا د نهرونو سسټم نه فائده اوچتول یا د چینو نه فائده اوچتول او خلقو ته په زراعت کښې چې کوم د حکومت د طرف نه سهولت ورکول، پروګرام ډیزائن کول، د هیڅ قسمه پروګرام په دې بجټ کښې هم نشته

دے۔ زمونږه د قبائلي اضلاع چې کوم کرنټ بجټ دے نو دا د دوئ د بجټ د تقرير مطابق دا اسی (80) ارب روپئی دی او دوئ ورپسې بيا په ضمنی بجټ کښې نور هم فګرز ورکړی دی چې ټوټل جوړيږی د قبائلی اضلاع ایک سو ترياليس (143) ارب روپئی، دا کرنټ بجټ دا وارې فيډرل ګورنمنټ د قبائلی اضلاع د پاره اړستهه (68) ارب روپئی ترقياتی بجټ ايښودے دے خو مونږ که تير کال ته اوګورو نو په تير کال کښې هم بائيس ارب روپئی دا د (Accelerated Implementation Programme) AIP په مد کښې راغلې دی او ستائيس (27) ارب روپئی چې کوم زمونږه اے ډی پی ده د فيډرل سره، هغه راغلې ده خو په قبائلی اضلاع کښې دغه فنډز په ګراؤنډ باندې effect کيږی، نه ښکاره کيږی، نه پکښې يونيورسټی جوړيږی، نه پکښې کالج جوړيږی، نه پکښې نوی سړکونه جوړ کړی شول او نه چې کوم Human resources دی هغې ته توجه ورکړلې شوله چې دغه ځائے د وطن چې کوم زلمی دی، هغه په پبلک کښې يا په پرائيويټ سيکټر کښې داسې ماحول ورته پيدا کړلے شی چې هغه Facilitate کړې شی او هغوی ته Jobs create کړې شی۔ جناب سپيکر! فيډرل ګورنمنټ هم چې کوم دے دا وارې په بجټ کښې يو فيصله کړې ده چې مونږ به په قبائلی اضلاع باندې Ten percent ټيکس لګوؤ نو ډيره د افسوس خبره ده چې په کومو خلقو باندې دوئ ټيکس لګول غواړی، *یہ ان علاقوں پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں جو علاقے پچھلے بیس سال سے مسلسل بدامنی کا شکار رہے ہیں، یہ ان علاقوں پہ ٹیکس لگانا چاہتے ہیں جو ریاست پاکستان نے آج تک ان کو کیا دیا ہے؟ بم اور بارود کے علاوہ، بدامنی کے علاوہ، یہ ان علاقوں پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں جو پچھلے چھتر سالوں سے پاکستان کے مقتدرہ اسے اپنی* Deep state policies *کے لئے بطور* Buffer zone *استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، یہ ان علاقوں پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں جہاں سرے سے انڈسٹری موجود ہی نہیں ہے، جو تھوڑی بہت انڈسٹری ہے، ماربل یا دیگر چیزوں کی فیکٹریاں، ان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ان علاقوں پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں جن کے بازار آج بھی محفوظ نہیں، جن کے بازار برباد ہو چکے ہیں، یہ ان علاقوں پر ٹیکس لگانا چاہتے ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ پچھلے سال تو چھوڑیئے موجودہ جو 2024 کے بعد فیڈرل اور پراونشل گورنمنٹ وجود میں آئی ہیں تو نہ تو وزیر اعظم صاحب کو توفیق ہوئی پچھلے چودہ مہینوں میں اور نہ وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ توفیق ہوئی کہ وہ قبائلی اضلاع کا دورہ کر سکیں کہ وہاں کے حالات*

کیا ہیں، وہاں لوگوں کے مسائل کیا ہیں، تاکہ نزدیک سے قبائلی اضلاع کے عوام کو سنیں Sixty eight percent (68%) youth قبائلی اضلاع کی احساس محرومیاں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اور ریاست سے متنفر ہوتے جارہے ہیں، ریاستی اداروں اور عوام کے بیچ ایک خلیج پیدا ہو چکا ہے، یہ موجودہ صوبائی اور وفاقی حکومت دونوں پر عدم اعتماد ہے قبائلی اضلاع کے عوام کا۔ میں صوبائی حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ خدارا آپ لوگوں نے جو بجٹ اسمبلی میں ٹیبل کیا ہوا ہے، ہمیں احساس ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف جو ہمارے بقایاجات ہیں اس صوبے کے، چاہے بجلی کے ہوں، تیل کے ہوں، گیس کے ہوں یا پانی کے ہوں، وہ نہیں مل رہے لیکن اس کے لئے فورمز موجود ہیں، این ایف سی کا فورم موجود ہے، سی سی آئی کا فورم موجود ہے، ان فورمز سے فائدہ اٹھائیں اور قبائلی اضلاع اور پختونخوا کا مقدمہ وہاں رکھیں۔ آپ لوگ اس وقت اس صوبے میں حکومت کر رہے ہیں، آپ لوگوں کی جو Party Politics ہے وہ اپنی جگہ، اس کے لئے اپنی رائے متعین کریں لیکن حکومت چلانے کے لئے پرفارمنس کی ضرورت ہوتی ہے، آپ ان چیزوں میں ذرا فرق کریں جو آپ کی Party Politics ہے وہ اپنی جگہ پہ جاری رکھیں، وہ آپ کا حق ہے، وہ آپ لوگوں کا Right ہے لیکن جو Performance ہے اس پہ بھی Focus کرنا چاہیئے، خاص کر میں نے جن Forums کا ذکر کیا، اگر این ایف سی ایوارڈ کے لئے آپ لوگوں نے جدوجہد کی ہوتی اور سنجیدگی کے ساتھ فیڈرل کے ساتھ یہ مسئلہ اٹھا لیتے تو قبائلی اضلاع جو پختونخوا کا حصہ بن چکے ہیں، ستر لاکھ پاپولیشن اس وقت ہم اس کو مانتے بھی نہیں ہیں کیونکہ جو Census ہوا تھا، جو مردم شماری ہوئی تھی اس ریاست میں تو ایک ہی صوبہ ہے اور ایک ہی قوم ہے جس کو ہم استعمار کی نظر سے دیکھتے ہیں، جو پورے ملک پر قابض ہے، پنجاب استعمار، جو Census کیا تھا اس کو پوری پارٹیوں نے مسترد کر دیا تھا، اسی Census کے حساب سے ستر لاکھ پاپولیشن اس وقت پختونخوا کا حصہ بن چکی ہے اور اس طرح اگر رقبے کا حساب سے لیا جائے اور اس کو بھی این ایف سی ایوارڈ میں Put کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ پچھلے بیس سالوں سے، دو دہائیوں سے قبائلی اضلاع یہ بدامنی سے Affect ہو چکے ہیں اور این ایف سی ایوارڈ میں ایک فیصد شیئر یہ بدامنی کی بنیاد پر ملتا ہے تو ان ساری چیزوں کو این ایف سی ایوارڈ میں Put کرنا چاہیئے تھا، تاکہ اس صوبے کے جو شیئرز فیڈرل میں پڑے ہیں، این ایف سی میں وہ لے کر آتے اور قبائلی اضلاع جو مظلوم اور محکوم بھی ہیں، نہ فیڈرل گورنمنٹ ان کو Own کرتی ہے اور نہ صوبائی حکومت ان کو Own کرتی ہے تاکہ اس پہ خرچ کیا جاتا، وہاں جتنے بھی ہمارے منتخب نمائندگان ہیں، چاہے کسی بھی پارٹی سے تعلق ہو، چاہے وہ ٹریژری

بینچز پہ بیٹھے ہیں یا اپوزیشن بینچز پہ بیٹھے ہوئے ہیں، تمام کا مسئلہ یہ متفقہ ہے کہ قبائلی اضلاع کو سراسر نظر انداز کیا جارہا ہے۔ جناب سپیکر! اس مرتبہ فیڈرل کی جانب سے جو اڑسٹھ ارب روپیہ ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے، اگر اس کے ساتھ اے ڈی پی بجٹ بھی ملایا جائے ستائیس (27) ارب روپے، تو یہ ٹوٹل پچانوے (95) ارب روپے بنتے ہیں، تو پراونشل گورنمنٹ سے ہماری یہ التماس ہوگی کہ آپ ان پیسوں کو ٹھوس چیزوں پہ خرچ کریں، جیسا کہ وہاں کے نوجوانوں کے لئے یونیورسٹی کی ضرورت ہے، میں اگر اپنے ضلع کی بات کرسکوں، اس وقت باجوڑ کی ٹوٹل پاپولیشن جس کے ، چار صوبائی حلقے ہیں، سترہ لاکھ بنتی ہے، WHO کی رپورٹ کے مطابق، اور پاکستان نے جو Census کیا تھا ریاست نے، 13 لاکھ 20 ہزار بنتی ہے، سترہ (17) لاکھ آبادی کے لئے ایک یونیورسٹی وہاں موجود نہیں، سترہ (17) لاکھ آبادی کے لئے چھ کالجز بنے ہیں وہاں پہ، جن میں سے تین چار ڈگری کالجز ہیں، ایک کامرس کالج اور ایک ٹیکنیکل کالج ہے، وہ اس آبادی کے لئے کافی نہیں ہے، کالجز کی ضرورت ہے، انڈسٹری کی ضرورت ہے تاکہ انڈسٹری وہاں لگائی جاسکے کیونکہ صرف باجوڑ سے اس وقت سولہ قسم کے منرلز نکل رہے ہیں، ایک سو ترپن (153) لیزز وہاں پہ ہو چکی ہیں، سولہ قسم کے منرلز وہاں سے نکل رہے ہیں لیکن وہاں بجلی کی کوئی سہولت نہیں اور جو بجلی قبائلی اضلاع کو مل رہی ہے دو دو گھنٹے، وہ بھی Subsidized ہے، وہ سبسڈی بھی آج تک فیڈرل گورنمنٹ نے Pay نہیں کی تاکہ وہ بجلی بڑھ سکے لیکن یہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی بنتی ہے کہ یہ مسائل، ان ایشوز کو فیڈرل کے ساتھ اٹھایا جاسکے اور ان کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ اس پر بات کی جاسکے۔ جناب سپیکر! میں اپنی آخری بات کرنا چاہتا ہوں، چې زمونږه د پختونخوا صوبه خو Overall خو قبائلی اضلاع چونکه ډير زيات متاثره شوی دی د بدامنئی نه، او د بدامنئ صورتحال لاStill هغه شان روان دے۔ ما چې څنګه ذکر اوکړو چې نه وزيراعظم ته دا توفيق ملاؤ شو او نه وزير اعلیٰ ته چې د قبائلی اضلاع وزټ اوکړی، د هغه خلقو د اولسونو تپوس اوکړئ چې تاسو مسئله څه پيښنه ده؟ دې وخت کښې دا صوبه دا درې څلور غټو چيلنجونو سره مخامخ ده، پکار دا ده چې دا بجټ کوم ډيزائن کړے شوے دے چې د هغه څلور مسائل ئے مخې ته ايښودی وے او د هغې په رڼرا کښې چې کوم بجټ جوړ شوے وے May be چې د دې اولس چې کوم مسائل دی، هغه پکښې ايډريس کړے شوے وے۔ نمبر ايک، دا وخت دا صوبه چې د ټولو نه غټ کوم چيلنج سره مخامخ ده هغه بدامنی ده، د بدامنئی په

حوالې سره فیډرل ګورنمنټ پختونخوا ته ایک سو پینتیس (135) ارب روپئی ورکوی د دهشت ګردئ په مد کښې، خو هغه پیسې په کوم ځایونو کښې لګی، په څه مد کښې لګی؟ ځکه چې اوس هم د قبائلی اضلاع چې کوم زمونږه پولیس، برائے نام ورته پولیس وئیلې شو نور خو هغه هم هغه لویز او هغه خاصه دار دی، انتیس (29) هزار فورس دا اوس هم د دوئ سره خپله اسلحه ده، خپل ورسره ټوپک دے، خپله ورسره ګردنئ ده، هیڅ قسمه اقدامات ګورنمنټ هغې د پاره اوچت نکړل چې هغوی ته، خپله خبره را ټولوم چې هغوی ته دېهغه Facilities ورکړی ځکه چې هغه د دهشت ګردئ مقابله کوی او هغه ایریا چې کوم ده هارډ ایریا ده، ایکس فاټا، نو اولنے چیلنج چې کوم دے دا د بدامنئی دے۔ دویم چیلنج چې کوم دے دا د بې روزګارئ دے، زه که د خپلې ضلع خبره درته اوکړم نو د باجوړ نه زیات تر ځوانان یا خلیج ته روان دی یا یورپ روان دی، د دې د پاره چې دلته هغوی ته روزګار نشته دے، سرکاری جابز چې کوم دی هغه ډیر کم دی، اوس ما ذکر اوکړلو زه د یو، منسټر صاحب ناست دے که لاړو؟ د هیلتھ منسټر صاحب!زه صرف د یو هسپتال خبره کومه، د باجوړ ډی ایچ کیو هسپتال دے، ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال چې د ستره (17) لاکھ آبادئ د پاره دے، په هغې کښې اوس هم fifty eight (58)Sanctioned پوسټونه د ډاکټرز دا خالی پراته دی، Fifty eight، او د افسوس خبره دا ده چې Five ګائنی کالوجسټ دا چې کوم دے Sanctioned پوسټونه دی او پینځه واړه خالی پراته دی، چې په هغې باندخوک کس یا فیمیل اپوائنټ کړلې شی او هلته ستره (17) لاکھ پاپولیشن ته سروسز ورکړلې شی، نو د ټولو نه زیات د Human resources په ډیپارټمنټ کښې دا په قبائلی اضلاع کښې کمے دے په Down districts کښې خو چې کوم دے د دنیا حکومتونه تیر شوی دی او په سیاسی بنیادونو باندې بھرتیانې شوې دی خو قبائلی اضلاع دی چې دا محرومه دی د دې ځیز نه، نوے (90) هزار ملازمین دی د سات اضلاع د پاره، اوس هم ډیر ډیپارټمنټس داسې دی چې په هغې کښې چې څنګه ما د دې یو هسپتال تاسو ته Example درکړو، دغه شان که د سکولونو ذکر درته اوکړم، اوس هم په باجوړ پرائمری سکولونه دا تقریباً ستره فیصد Round about! رنګیز خان، Seventeen percent round about

سکولونه دا په سنگل سکول ټیچر باندې روان دی او په یو یو سکول کښې دوه دوه سوه ماشومان دی۔ نو دا هغه خبرې دی چې مونږه ئے تاسو ته اېږدو، ستاسو سره اختیار دے، دا بجټ تاسو پاس کولے شئ، ډبل نه ټرپل میجارټی درسره ده خو مونږ درته هغه خبره کوؤ، ستاسو په ذات تنقید نه کوؤ، نه د سیاست په بنیاد ستاسو نه کرکه کوؤ، مونږ خو وایو خدائے دې ورته ستاسو چرته توجه راوړئ او په دې مظلوم او محکوم اولس باندې لږ رحم اوکړئ، مونږ درسره ولاړ یو، که فیډرل گورنمنټ ستاسو سره په کوم ځائے کښې زیاتے کوی، مونږ خو تاسو ته دا آفر درکړے وو چې تاسو Strategy جوړه کړئ چې د نیشنل اسمبلئ مخې ته د دې قبائلی اضلاع چې کوم منتخب نمائندگان دی، دا درسره سټرائیک کوی-----

جناب مسند نشین: نثار باز خان، آپ نے پانچ منٹ کی بجائے بیس منٹ لئے۔

جناب محمد نثار: او هلته درسره کښینو خو تاسو هغه Strategy جوړه نکړله۔ زه ستاسو ډیره مننه کوم سپیکر صاحب، مونږ چې کومې کټ موشنې جمع کړې دی، په هغې به بیا په وخت باندې خبره کوؤ په دلیل سره، په Facts and figures سره، Thank you so much. ډیره مهربانی۔

جناب مسند نشین: مسٹر شفیع اللہ خان صاحب۔

جناب شفیع اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ بجٹ پر بحث ہو رہی ہے، چونکہ انتہائی اہم اور Important topic ہے لیکن بجٹ پر بحث سے پہلے میں اسرائیل کی بربریت اور جارحیت پر ایک دو باتیں کرنے کے بعد بجٹ پر تبادلہ خیال کروں گا۔ جناب سپیکر! گزشتہ کئی ماہ سے اسرائیل کی جانب سے فلسطین کے نہتے اور معصوم مسلمانوں پر بربریت اور جارحیت کا سلسلہ جاری ہے جس کے نتیجے میں بہتر (72) لاکھ مسلمان لقمہ اجل بن کر عہدہ شہادت پر فائز ہو چکے ہیں، جن میں بچے، بوڑھے اور مستورات شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لاکھوں کی تعداد میں لوگ بے گھر اور زخمی ہو چکے ہیں جناب سپیکر! گاؤں کے گاؤں اور بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹا دی گئی ہیں، یہ صرف جنگ نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف ایک کھلی جارحیت ہے، اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی ہے جناب سپیکر، ابھی فلسطینوں کے زخم بھرے نہیں تھے کہ اسرائیل نے ایک اور گھناؤنا کھیل کھیل کر ایران پر حملہ کیا لیکن ایران پر حملہ یہ صرف حملہ

نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی ایک منظم سازش ہے۔ عالمی برادری اور خاص کر مسلمان ممالک یکجہتی کا مظاہرہ کریں ورنہ یہ آگ پورے مشرق وسطیٰ کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔اس سیچویشن کو Face کرنااور Handle کرنا یہ ایک ہی شخص کا کام ہے، ایک ہی بندے کا کام ہے، اس کا نام ہے عمران خان، پاکستان کے چوبیس پچیس کروڑ عوام چیختے ہیں کہ عمران خان کو Release کیا جائے، ایران والوں کا مؤقف ہے کہ عمران خان کو Release کیا جائے، فلسطین کے بچے چیختے ہیں کہ عمران خان کو رہا کیا جائے لیکن نامعلوم کہ وہ کس جرم کی پاداشت میں پابند سلاسل ہیں؟ میں اسٹیبلشمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ان طاغوتی اور صیہونی طاقتوں کا مقابلہ عمران خان کے بغیر کسی اور کے بس کا کام نہیں، لہذا جتنا جلد ہو سکے اس کو رہا کیا جائے۔ جناب سپیکر، Last year جب پاکستان تحریک انصاف نے گورنمنٹ سنبھالی تو عجیب صورتحال تھی، صوبہ Financial crisis کا شکار تھا، خزانہ خالی تھا، بمشکل پندرہ دن کی تنخواہوں کے برابر رقم موجود تھی، قرضوں کا ایک بڑا بوجھ سامنے کھڑا تھا۔ ان حالات میں صوبہ چلانا ایک چیلنج سے کم نہ تھا مگر خان صاحب کے ویژن کے مطابق چیف منسٹر صاحب نے جس خلوص نیت اور ایمانداری سے صوبے کو چلا کر کامیابی کے جھنڈے گاڑ لئے، صرف سرپلس بجٹ حاصل نہیں کیا بلکہ تاریخی سرپلس بجٹ کے اہداف بھی حاصل کئے۔ اس کے علاوہ جتنے بھی ہمارے سیکٹرز ہیں گورنمنٹ کے، خواہ ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، پبلک ہیلتھ ہے، جتنے بھی ہمارے (محکمے) ہیں، ایریگیشن ہے، لوکل گورنمنٹ ہے، سبھی میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کی پولیس کی جو تنخواہیں زیادہ کی ہیں، ایک خوش آئند اور جرات مندانہ اقدام ہے، کیونکہ یہاں کی پولیس کا امن وامان کے قیام میں بہت بڑا Contribution ہے، ایک کلیدی کردار ہے، ایک Main role ہے، وہ آئے دن اپنے خون سے اس مٹی کی آبیاری کرتی ہے، ان کی تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے، لہذا میں چیف منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر تھوڑی بہت روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ یہ بجٹ ایک مثالی بجٹ ہے، ایک متوازن بجٹ ہے، ایک سرپلس بجٹ ہے، بلکہ حقیقی معنوں میں تاریخی سرپلس بجٹ ہے۔ Last year ایک تکلیف دہ صورتحال تھی لیکن سی ایم صاحب نے Face کیا اور تمام سیکٹرز میں کامیابی حاصل کی، میں مزید اس پر نہیں بولنا چاہتا ہوں لیکن حلقہ احباب کے بارے میں، اپنے حلقہ انتخاب کے بارے میں کچھ گلے شکوے اور گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا حلقہ PK-16 ایک وسیع و عریض رقبہ پر مشتمل

ہے جس کی ایک باؤنڈری ڈسٹرکٹ ملاکنڈ کو شئیر کرتی ہے جبکہ دوسری طرف اپر دیر کو شیئر کرتی ہے۔ یہ حلقہ صرف انتخابی حلقہ نہیں بلکہ ڈسٹرکٹ کا دارلخلافہ ہے اور Proposed division کا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے مگر حیرانگی کی بات ہے کہ یہاں کے عوام کو موجودہ بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں سے یکسر محروم رکھا ہے، لہذا میں بحیثیت نمائندہ اپنے حلقہ کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کی آواز بن کر کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ ایک تو یہ ریکارڈ کا حصہ بنے اور دوسرا ہماری گورنمنٹ اس پر نظر ثانی کرے۔ پہلی بات، تیمرگرہ، تیمرگرہ ایک Densely populated city ہے، یہاں لاکھوں کی آبادی ہے، یہاں سے سٹی کے بالکل قریب دریائے پنجگوڑہ بہتا ہے مگر یہاں دریا کے باوجود لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں، یہاں نہ پینے کے لئے پانی ملتا ہے اور نہ وضو کے لئے پانی ملتا ہے۔ پچھلی گورنمنٹ نے مہربانی کی تھی یہاں کے لئے ایک Greater Water Supply SchemeA منظوری دی تھی جس کو Last year ہمارے چیف منسٹر صاحب نے اس شرط کے ساتھ اے ڈی پی سے نکالا کہ اس کو آئندہ اے ڈی پی یعنی 26-2025 اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا لیکن حیرانگی کی بات ہے، سوچ کی بات ہے، پبلک ہیلتھ کو لکھا بھی تھا لیکن ADP (Annual Develop Plan) میں شامل نہیں ہے۔ پھر سی ایم صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کے تیمرگرہ کے لئے کوئی دس پندرہ ٹیوب ویل شامل کروں گا، شکر ہے کہ اس ٹیوب ویل کو شامل نہیں کیا ہے کیونکہ وہاں جتنے بھی ٹیوب ویلز تھے All of them have been dried up وہ خشک پڑے ہیں، ان کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ دوسرا، ڈی ایچ کیو ہسپتال تیمرگرہ، ڈی ایچ کیو ہسپتال تیمرگرہ رقبہ کے لحاظ سے ایل آر ایچ کے بعد یہ دوسرا بڑا ہسپتال ہے جبکہ Patients flow کے حوالے سے یہ صوبے کا تیسرا چوتھا ہسپتال ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کی بلڈنگ، یہ انتہائی خستہ حال بلڈنگ ہے، یہاں نہ ایمرجنسی بلاک ہے، نہ ہی ایڈمنسٹریشن بلاک ہے اور نہ ہی کار پارکنگ ہے۔ چیف منسٹر صاحب نے Commitment کی تھی، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہوں گا، چیف منسٹر صاحب نے Commitment کی تھی کہ یہ بلاک ضرور تعمیر ہوگا لیکن اس کو بھی اے ڈی پی کا حصہ نہیں بنایا اور اس بلاک کی وجہ سے، ایمرجنسی بلاک کی وجہ سے تیمرگرہ کی ٹریفک گھنٹوں گھنٹوں بلاک ہوتی ہے، میں نے گو کہ Multi storey building یہ بات کی تھی لیکن میں گزارش کرتا ہوں آپ کی وساطت سے، اس ایوان کی وساطت سے کہ یہ جنگی بنیادوں پر اس کی منظوری ہونی چاہیئے۔ تیسری بات، علاقہ تالاش جو کہ چار یونین کونسل پر مشتمل ہے، ایک بہت وسیع و عریض علاقہ ہے، یہاں پر صرف

ایک کیٹیگری ڈی ہاسپیٹل تھا جس کی چیف منسٹر صاحب نے منظوری فرما کر اس کو Operate کر کے کیٹیگری سی کا درجہ دیا مگر وہ بھی اے ڈی پی سے نکالا گیا ہے، جب میں نے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ گو کہ یہ کیبنٹ نے بھی کیا تھا مگر جس صاحب نے منٹس لکھے ہیں، اس نے کچھ توڑ مروڑ کر لکھائی کی ہے اور دوبارہ Approval کے لئے چیف منسٹر صاحب کے پاس سمری گئی ہے۔ پانچویں بات، جناب سپیکر! تالاش چونکہ بہت بڑا علاقہ ہے، اس کی بات ہو رہی ہے، پچھلی گورنمنٹ نے اس کو تحصیل کا درجہ دیا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے اپنے پیج سے ایک پوسٹ خوشخبری لگا کر دی تھی، جہاں تالاش کے ہزاروں لوگوں نے اس کو Re post کر کے سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کیا مگر وہ بھی ریکارڈ پر موجود نہیں ہے جناب سپیکر، میں سٹیڈیم کی بھی بات کرتا ہوں، میرے حلقے میں نہ کوئی سٹیڈیم ہے اور نہ ہی کوئی پلے گراؤنڈ، پچھلی گورنمنٹ نے وہاں کے لئے ایک سٹیڈیم کی منظوری دی تھی جو Last year منسٹر سپورٹس نے یہ مہربانی کی تھی کہ اے ڈی پی سے نکالا تو نہیں تھا لیکن Freeze کر دیا ہے، جو بدستور Freeze ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، وہاں نوجوانوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو Freezer سے نکالا جائے اور اس پر باقاعدہ کام شروع کیا جائے۔ ہمارے منسٹر ہائر ایجوکیشن تشریف رکھتے ہیں، ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے تیمر گرہ میں کوئی میل ڈگری کالج نہیں ہے، صرف ایک فی میل ڈگری کالج ہے، پچھلی سے پچھلی گورنمنٹ نے تالاش کے لئے ڈگری کالج کی منظوری دی تھی، اس کے لئے زمین بھی Acquire ہوئی تھی، اس پر تھوڑا کام بھی ہوا تھا لیکن پھر نامعلوم وہ کیوں رکا؟ میں نے اس وقت کمپلینٹ کی، یہاں سے ایک ٹیم بھی گئی، انہوں نے انکوائری بھی کی لیکن اس کا بھی کوئی پتہ نہ چلا۔ میں گزارش کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ ہماری ضروریات کو مدنظر رکھ کر کم از کم ایک میل کالج اور ایک فی میل ہمیں دیا جائے، ہمیں کہا جاتا ہے کہ Rental building کا بندوبست کریں لیکن اگر Rental building ملتی نہیں ہے تو کیا ہمارے بچے تعلیم سے محروم رہیں گے؟ آخری بات، میرا حلقہ، ہم پہاڑی ہیں، We are mountaineers زیادہ تر پہاڑی سلسلہ ہے، سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہہ ہے، لوگ لمبا لمبا سفر کچے رستوں پر کرتے ہیں۔ اس بجٹ میں میرے حلقے کے لئے ایک کلومیٹر روڈ کی منظوری بھی نہیں دی گئی ہے، گو کہ یہ ایک بہترین بجٹ ہے، سرپلس بجٹ ہے، تاریخی سرپلس بجٹ ہے لیکن میرے حلقے کو بالکل Ignore رکھا گیا ہے۔ میں اپنے منسٹر صاحبان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہماری تکالیف اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کمی ہے، اس کو پورا کیا جائے، میں مشکور و ممنون رہوں گا۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: مسٹر داوُد شاہ آفریدی صاحب، ٹائم کا خیال رکھیں، پانچ منٹ سے زیادہ نہ کریں۔

جناب داوُد شاہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ۔ تھینک یو جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے میں بات کروں گا۔ یہ بجٹ ایک عوام دوست بجٹ ہے اور ٹیکس فری بجٹ ہے۔ پہلی دفعہ سی ایم صاحب اور پوری کیبنٹ کو میں مبارک باد دینا چاہتا ہوں (تالیاں) کیونکہ کہ اس طرح کم بجٹ پورے پاکستان میں پاس نہیں ہوا جس طرح خیبر پختونخوا میں بجٹ پاس ہوا۔ اس بجٹ میں عوام دوست اور غریب لوگوں کی سنی گئی ہے۔ سر، میں اپنی اے ڈی پی سکیم کے حوالے سے بات کروں گا، میں سی ایم صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں دو واٹر سپلائی سکیم، میگا واٹر سپلائی سکیم میرے حلقے میں منظور کی ہیں۔ جناب سپیکر، میرے حلقے کے لوگ گزشتہ بیس سالوں سے تالاب کا پانی پیتے تھے جہاں سے گدھے انسان اور جانور پانی پیتے تھے، میں سی ایم صاحب کا دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے دو واٹر سپلائی سکیمز جو پانچ ساڑھے پانچ یونین کونسلز تھیں جو پانی کی اس نعمت سے محروم تھیں، میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ہماری ڈیم جو Last year بد قسمتی سے ڈراپ ہوا تھا، اس کو بھی اب Include کر دیا، تو میں اس کے حوالے سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک ہماری جو سکیم تھی، ٹائپ ڈی ہاسپیٹل Last year بد قسمتی سے بنوں کا جو ٹائپ ڈی ہاسپیٹل تھا اور کوہاٹ جرما کا جو ٹائپ ڈی ہاسپیٹل تھا، ان دونوں کا ایک ہی پی سی ون تھا، تو ہیلتھ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی فیزیبلٹی سٹڈی ہو چکی تھی، ہمارا جو جرما کا جو پی سی ون تھا وہ Approved تھا لیکن بد قسمتی سے بنوں کا جو پی سی ون تھا، اس میں کوئی سقم وغیرہ تھے، تو اسی وجہ سے ہماری جو اے ڈی پی تھی ایک ہی مطلب ہے اے ڈی پی نمبر تھا تو اسی وجہ سے ہماری یہ سکیم ڈراپ ہو گئی تھی تو اب فیزیبلٹی سٹڈی کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ Already اس کی فیزیبلٹی سٹڈی ہو چکی ہے، تو جرما کے حوالے سے میں ہیلتھ منسٹر صاحب کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ کر لیں۔ ہیلتھ منسٹر صاحب کا ایک دورہ کوہاٹ میں ہوا تھا، اس کے حوالے سے بھی میں بات کروں گا کیونکہ میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن انہوں نے ایک وعدہ کیا تھا کہ Cath lab کے حوالے سے وہ Cath lab ہماری اس اے ڈی پی میں Reflect نہیں ہوئی ہے تو Kindly انہوں نے وعدہ کیا تھا اور وہ وعدہ بھی میں مائیک پہ اس کو یاد دلانا چاہتا ہوں، میرا بھائی ہے، میرا دوست ہے لیکن انہوں نے جو وعدہ کیا ہے وہ کب ایفاء ہوگا؟ تو اس کے حوالے سے، ہیلتھ منسٹر صاحب، میرے ساتھ بات کر رہے ہیں، وہ وائس نوٹ میں اس کا ریکارڈ کرتا ہوں۔

(وائس نوٹ موبائل سے سنایا) اچھا سر، اس طرح ہے کہ انہوں نے Commitment کی تھی کہ چند ہی دنوں میں اس Cath lab پہ کام شروع کیا جائے گا اور جنوبی اضلاع میں Cath lab کی بڑی کمی ہے، اللہ نہ کرے جس بندے کو ہارٹ اٹیک وغیرہ، اس طرح کی ہارٹ کی بیماری وغیرہ ہوتی ہے تو وہ Cath lab کے نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سے پشاور جب ریفر ہوتے ہیں تو زیادہ تر Patients اسی کی وجہ سے، کیونکہ پشاور کوہاٹ سے بڑا دور ہے، تو Cath lab کی اشد ضرورت ہے، ہیلتھ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سر، ایک منٹ توجہ چاہتا ہوں، ایک، ایک منٹ سر، پھر آتا ہوں اچھا سر، واپڈا، واپڈا کی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے بھی تھوڑی میں بات کروں گا کیونکہ عوام بڑے غصے میں ہیں اور ہماری جو پیداوار ہے خیبر پختونخوا کی، چھ ہزار سات سو (6700) میگاواٹ اور ہماری صوبے کی Required ہے تین ہزار دو سو (3200) میگاواٹ، تو مجھے ذرا یہ بتائیں کہ ایک تو ہمارے جو Consumer کے یونٹس ہیں پینتیس (35) سے لیکر پینسٹھ پچھتر (75 /65) تک ہم بجلی مہنگے داموں میں لے رہے ہیں، ہمارے صوبے کے ساتھ یہ بھی زیادتی ہو رہی ہے اور اوپر سے جو لوڈ شیڈنگ ہے ہمارے عوام پر، تقریباً سولہ گھنٹے، اٹھارہ گھنٹے، بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے سپیکر صاحب، یہ ظلم اور یہ جبر واپڈا والے کر رہے ہیں، واپڈا والے بے لگام گھوڑا بن چکے ہیں۔ سپیکر صاحب، اس کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ کب تک خیبر پختونخوا بالخصوص کوہاٹ میں عوام چیخ رہے ہیں، عوام سڑکوں پہ آ رہے ہیں اور عوام کہتے ہیں کہ ہمیں اس عذاب سے چھٹکارا دیا جائے، میں مرکز سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، مرکز میں جو مسلم لیگ نون کے ہیں، پیپلز پارٹی کے ہیں، جمعیت کے یا مختلف پارٹیز کے فورمز سے جو ہمارے ساتھ ممبرز بنے ہوئے ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ IPPs / RPPs کس کے معاہدے ہیں، یہ Independent Power Plants, Rental Power Plants جو ہمارے ملک کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی گئی، چالیس ہزار میگاواٹ بجلی ہم پر ٹھونسی گئی اور ہماری جو Capacity ہے پوری State کی چھبیس (26) ہزار میگاواٹ ہمارا سسٹم بجلی اٹھا سکتا ہے، باقی جو چودہ (14) ہزار میگاواٹ بجلی ہے، یہ خیبر پختونخوا بالخصوص پاکستان پر بوجھ ہے اور یہ تقریباً جو انیس سو (1900) ارب روپے کے لگ بھگ پورے پاکستان کو ٹیکہ لگایا جا رہا ہے، IPPs /RPPs معاہدے کو ابھی Re-visit کیا جائے جناب سپیکر، چیف ایگزیکٹیو کو ڈائریکشن دے دیں کہ خیبر پختونخوا کے ساتھ آپ کیوں یہ ناانصافی کر رہے ہیں اور یہ سولہ گھنٹے سے لیکر اٹھارہ گھنٹے تک، بیس گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ کر رہے

ہیں، Kindly اس کو ہاؤس میں بلایا جائے۔ اس ہاؤس میں اس سے Explanation call کیا جائے کیونکہ واپڈا، واپڈا کے ظلم اور۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ بجٹ سیشن ہے، بجٹ سیشن ہے، اس پہ ان شاء اللہ پھر کبھی بات کریں گے سر۔

جناب داؤد شاہ: اچھا سر، ایک، واپڈا کے حوالے سے بات کی، کوہاٹ پروڈکشن زون ہے گیس کے حوالے سے، تو کوہاٹ ڈویژن تقریباً 503 سے لے کر 520 MMCFD Gas پیدا کر رہا ہے جبکہ پورے خیبر پختونخوا کی 270 MMCFD Gas مطلب Peak hours میں Consumption ہے، مجھے ذرا یہ بتائیں کہ سردیوں میں اگر گیس کی کوئی کھپت وغیرہ ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن مجھے یہ بتائیں کہ ہمارا گیس پریشر کیوں ڈراپ کیا جا رہا ہے، مرکز کی یہ ناانصافی لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے، گیس لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: داؤد صاحب، بجٹ سیشن ہے، بجٹ کے حوالے سے بات کریں۔

جناب داؤد شاہ: بجٹ کے حوالے سے سر، میں نے بات کی لیکن عوام کی، عوام کی جو تپش ہے، اس کی بھی بات میں کروں گا۔

جناب مسند نشین: یہ بجٹ کے حوالے سے بات کریں، ٹھیک ہے وہ پھر کبھی کریں گے۔

جناب داؤد شاہ: آج تو دینا ہے سر، کیونکہ لوگ محسوس کر رہے ہیں، ہمارا جو بجٹ ہے وہ عوام دوست بجٹ ہے لیکن گیس اور لوڈ شیڈنگ پہ بات تو انہوں نے بھی کی ہے جو ہمارے ممبرز ہیں، ہمارا بھی فرض بنتا ہے کیونکہ عوام بہت تنگ آ چکے ہیں اس ظلم سے، تو Kindly SNGPL کے بندے اگر SNGPL کے GM وغیرہ اس کو بلا سکتے ہیں تو Kindly ڈائریکشن دے دیں۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: شفیع اللہ جان صاحب، ٹھیک ہے۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

جناب احتشام علی (مشیر صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، جس طرح میرے بھائی نے بات کی کہ ہم نے ان سے کمٹمنٹ کی تھی کہ ہم آپ کے ہاسپیٹل میں Cath lab بنوائیں گے تو ان کا پراسیس کمپلیٹ ہو گیا ہے، چونکہ وہ ہم PPP mode (Public-Private Partnership) پہ ادھر جا رہے ہیں تو ان شاء اللہ ساری ڈاکیومنٹس میں ان کو دکھا دوں گا اور اگر یہ میرے آفس آ جائیں تو وہ بھی میں ان شاء اللہ کر لوں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ بجٹ کا اجلاس ہے تو میں کچھ چیزیں اپنی قوم، اپنے خیبر پختونخوا کے لوگوں کے سامنے رکھوں گا، سپیشلی ہیلتھ کے حوالے سے،

ہیلتھ کے حوالے سے جو اے ڈی پی بنائی گئی، کافی Consultation اور Deliberation کے بعد بنائی گئی، اس کے لئے ہم نے سیمینار منعقد کئے، Different stack holders کو بلوایا، ان سے رائے لی، ان سے Recommendations، انہوں نے کچھ چیزیں Recommend کر دی ہیں کہ یہ یہ چیزیں اے ڈی پی میں شامل ہونی چاہئیں۔ شکر الحمد للہ، وہ چیزیں اے ڈی پی میں شامل ہو گئیں۔ میں نے بہت ساری چیزیں اے ڈی پی میں شامل کی ہوئی ہیں، ان شاء اللہ ان کی One by one میں ساری تفصیل آپ کے ہاؤس کے سامنے رکھوں گا لیکن جیسے میرے بھائی نے جو کوسچن کیا تو اس کے حوالے سے میں ان کو دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ میرے آفس آئیں، ان کا جتنا بھی پراسیس ہوا ہے وہ ان کو دکھادیں گے اور یہ ہم صرف کوہاٹ میں نہیں، ساری جتنی بھی ہماری Peripheries ہیں اور ادھر Cath lab کی ضرورت ہے تو ان شاء اللہ ادھر ہم اس کو قائم کریں گے۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: مسٹر شفیع اللہ جان صاحب۔

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو چیئر مین صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے اور حق پر رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ چیئر مین صاحب، بجٹ سیشن ہے، مجھ سے پہلے اپوزیشن کی بینچز سے، حکومتی بینچز سے بات ہو رہی ہے، کچھ ہمارے ممبران اپنے حلقوں کی محرومی کی بات کر رہے ہیں، کچھ ہمارے ممبران اس بجٹ کو اور وفاقی بجٹ کو Compare کر رہے ہیں۔ جناب چیئر مین، جو تحریک انصاف کے ورکرز ہیں اس وقت اور ایک سوشل میڈیا پہ تحریک انصاف کے ورکرز جو بجٹ پہ بات کر رہے ہیں کہ بجٹ کیوں پیش ہوا؟، چیئر مین صاحب، یہ سیٹیں، یہ ایم پی اے شپ، یہ حکومت، یہ اسمبلی، یہ عمران خان کی امانت ہیں اور جب عمران خان کہیں گے ہم دو سیکنڈ بھی نہیں لگائیں گے۔ اس کی مثال چیئر مین صاحب، منرل بل پڑا ہوا ہے، جب منرل بل پہ بحث چل رہی تھی تو عسکری سینیٹر فیصل واوڈا جس کا اتہ پتہ لگتا نہیں ہے کہ وہ کس پارٹی سے ہے، وہ کہتا تھا کہ کسی کا باپ بھی منرل بل کو روک کر دکھائے اور پھر آپ سب نے دیکھا، پورے پاکستان نے دیکھا، جب اڈیالہ سے قائد عمران خان کا حکم ہوا کہ منرل بل پاس نہیں ہوگا تو اس ہاؤس نے منرل بل کو روکا، Reject کیا اور اسی طرح اگر بجٹ کے لئے خان صاحب کا حکم آتا ہے کہ بجٹ پاس نہیں ہوگا تو کسی صورت بھی بجٹ پاس نہیں ہوگا۔ (تالیاں) چیئر مین صاحب، فیڈرل حکومت نے کچھ دن پہلے ایک بجٹ پیش کیا، ایک ہزار بلین کا PSDP، جس میں پچپن کروڑ KP کے لئے دیا گیا جو کہ Zero point five

(0.5%) percent بنتا ہے۔ چیئرمین صاحب، ان کی ترجیحات آپ دیکھیں کہ انہوں نے پنجاب کے لئے کیا رکھا، سندھ کے لئے کیا رکھا اور بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لئے کیا رکھا؟ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے ساتھ ایسا سلوک ہو رہا ہے جیسے ہم پاکستان کا حصہ ہی نہیں ہیں، اور جو پیچھے آپ کے یہ جھنڈا پاکستان کا لگا ہوا ہے یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہاں سسٹم سے ہمارا اختلاف ہو سکتا ہے، سسٹم چلانے والوں سے ہمیں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن پاکستان کے لئے KP نے جتنی قربانیاں دیں اور بلوچستان نے جتنی قربانیاں دیں فیڈریشن کے لئے، اس کی مثال پورے پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور جب سے یہ گورنمنٹ بنی ہے، جب سے یہ گورنمنٹ بنی ہے فارم سینتالیس کی، انہوں نے خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے ساتھ سوتیلا سلوک رکھا ہوا ہے اور یہ جو محرومی بڑھ رہی ہے اور جس طریقے سے یہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو Treat کر رہے ہیں، اللہ نہ کرے ہم کسی اور 1971ء والے واقعات کی طرف نہ بڑھیں، چیئرمین صاحب، غریب دشمن بجٹ جو فیڈرل گورنمنٹ نے دیا، وہ آپ سب کے سامنے ہے، وہ صرف فگرز کا کھیل ہے، سب سے زیادہ لوڈشیڈنگ خیبر پختونخوا میں 8 فروری کے بعد سے ہو رہی ہے، 8 فروری کو جب خیبر پختونخوا صوبے میں عمران خان کی حکومت بنی تو انہوں نے سسٹم سے بجلی غائب کر دی، عید کے تینوں دن انہوں نے لوڈشیڈنگ کی، عید سے پہلے میرے حلقے میں جو کہ ایک میٹروپولیٹن حلقہ ہے، وہاں پہ ایسے علاقے ہیں چیئرمین صاحب، جہاں پہ سولہ گھنٹے، اٹھارہ گھنٹے لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور یہاں جتنے بھی ممبران موجود ہیں، ان سب کے حلقوں میں یہ حال ہے، خیبر پختونخوا کو یہ سزا دی جا رہی ہے کہ انہوں نے عمران خان کو ووٹ دیا ہے، انہوں نے تحریک انصاف کو ووٹ دے کر حکومت بنائی ہے اور یہ تیسری دفعہ خیبر پختونخوا میں تحریک انصاف کی حکومت بنا رہے ہیں، یہ تاریخ رقم ہو رہی ہے، جب بھی نون لیگ کی حکومت مرکز میں حکومت آتی ہے، انہوں نے ہمیشہ پختون دشمن پالیسی لیکر وہ آئے ہیں، کبھی آٹا غائب کر دیتے ہیں، کبھی یہ بجلی غائب کر دیتے ہیں، کبھی یہ PSDP پچپن کروڑ روپے دے دیتے ہیں، ایسا کوئی بھی منصوبہ بجٹ میں ان کے پاس نہیں ہے جس سے خیبر پختونخوا کو فائدہ پہنچے۔ جناب چیئرمین صاحب، جب لوڈشیڈنگ ہوتی ہے تو غریب بندے کا جو آسرا ہوتا ہے، جو سہارا ہوتا ہے، وہ سولر کی طرف ہوتا ہے، ہر غریب کے گھر میں ایک سولر پلیٹ ہوتی ہے جس سے ایک پنکھا اور ایک لائیٹ جلتی ہے، انہوں نے اس پر بھی اٹھارہ پرسنٹ کی ڈیوٹی لگا دی ہے، ایک طرف آپ بجلی نہیں دے رہے ہیں، دوسری طرف جو ہم جہاں سے بجلی پیدا کر رہے ہیں سولر سے، جو Alternate ہے، اس پہ آپ اٹھارہ

پرسنٹ ٹیکس لگاکر غریب کو آپ مزید دھکیل رہے ہیں، ہم اس اٹھارہ پرسنٹ کا جو سولر پہ ٹیکس لگایا ہوا ہے اس کو ہم Reject کرتے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو یہ واپس لینا پڑے گا۔ اب اگر آگے آتے ہیں تو یہ ٹیکس نیٹ نہیں بڑھاتے، فیڈرل گورنمنٹ اپنا ٹیکس نیٹ، اس کا پچھلے سال کا ٹیکس نیٹ دیکھ لیں اور ابھی کا دیکھ لیں تو وہ کم ہو رہا ہے اور یہ غریب اور تنخواہ دار جو طبقہ ہے، اس پہ ٹیکس پہ ٹیکس لگاتے جا رہے ہیں۔ اس کی مثال بڑی Simple سی ہے کہ چھوٹی گاڑی، جو آلٹو گاڑی ہوتی ہے 660 cc، اس پر یہ ٹیکس لگا رہے ہیں۔ اس دفعہ نون لیگ کی گورنمنٹ اور ایک لینڈ کروزر اور پراڈو مافیا جو ہے، ان کی جو بڑی بڑی عیاشیوں کے لئے جو بڑی بڑی گاڑیاں ہیں، وہ سستی ہو رہی ہیں، تو یہ کیسا بجٹ یہ پیش کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ غریب کو پیچھے دھکیل رہے ہیں اور امیر کے لئے آپ آسانی پیدا کر رہے ہیں۔ مجھ سے پہلے اپوزیشن کے رہنماؤں نے بات کی، لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی، یہ ان کی جب پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی، ہماری گورنمنٹ سے پہلے جو تین مہینوں کے لئے یہ آئے تھے اور ڈیڑھ سال یہ گزار کر چلے گئے ہیں، تو انہوں نے خزانہ خالی چھوڑا، آج یہاں پر سیٹ پر کھڑے ہو کر بڑی بڑی باتیں کرنا بڑا آسان ہے، جب ہماری گورنمنٹ آئی تو ہمارے پاس صرف پندرہ دن کی تنخواہ تھی اور ان کی جو پی ڈی ایم گورنمنٹ تھی، اس کو پی ڈی ایم کی گورنمنٹ کہنا چاہیئے، Interim government تو تھی نہیں، Interim government تو تین مہینے کے لئے آتی ہے، پھر یہاں پہ پیپلز پارٹی کے ہمارے دوست کھڑے ہوتے ہیں وہ جمہوریت اور آئین کا بڑا سبق دیتے ہیں لیکن یہ بھی اس سسٹم کے Beneficiaries ہیں، انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے، جب ان کی پی ڈی ایم کی گورنمنٹ تھی تو انہوں نے خزانہ خالی چھوڑا، خزانے کو لوٹا، نوکریاں بیچیں، اربوں کھربوں کے ان کے سیکنڈلز پڑے ہیں، جب ہماری گورنمنٹ آئی تو الحمد للہ آج ہم نے اس صوبے کو Economic revive کیا ہے، Economically، آج ہمارے خزانے میں تین مہینے کی تنخواہ ہے، جب ہماری گورنمنٹ آئی تھی تو ہمارے پاس پندرہ دن کے ذخائر تھے، آج ہمارے پاس تین مہینے کے ذخائر ہیں، تو Economically ہم نے اس صوبے کو Revive کیا ہے۔ آپ اگر آگے آتے ہیں تو یہ پاکستان کی تاریخ کا، خیبر پختونخوا کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈیویلپمنٹل بجٹ ہے، پانچ سو سینتالیس، پانچ سو سینتالیس (547) ارب کا، یہ خیبر پختونخوا کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈیویلپمنٹل بجٹ ہے اور اس کے ساتھ اس میں، یہ جو پانچ سو سینتالیس (547) ارب روپے ہیں، جو ڈیویلپمنٹل ہمارا بجٹ ہے، یہ ہمارے فلیگ شپ پراجیکٹس کے لئے ہے، اگر آپ اے ڈی پی کو اٹھائیں گے تو اس میں بیشتر آپ کو فلیگ شپ پراجیکٹس نظر آئیں گے۔

میں اپنے شہر کی بات کروں، میں اپنے حلقے کی بات کروں، مجھ سے پہلے داؤد صاحب نے بات کی تو لیاقت میموریل ہسپتال جو سات سال سے Demolish پڑا ہوا تھا، پچھلے سال ہم نے اس پہ کام شروع کیا، تقریباً وہ ہم تیس فیصد کمپلیٹ کر چکے ہیں اور اس اے ڈی پی میں اس کو Full funded کیا گیا کیونکہ وہ کوہاٹ کا فلیگ شپ پراجیکٹ ہے اور ان شاء اللہ ہمیں امید ہے کہ اس سال بجٹ میں اس کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے، ہم اس سال اس کو کمپلیٹ کر لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ایک کنگ گیٹ کی جو سڑک ہے، Widening کا ایشو تھا، وہ بھی اس اے ڈی پی میں شامل ہے۔ یہ ہمارا جو ڈیویلپمنٹل پانچ سو سینتالیس (547) ارب روپے کا بجٹ ہے، وہ صرف فلیگ شپ پراجیکٹس کے لئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پولیس کی بات میں کروں، لاء اینڈ آرڈر کی بات کروں، مجھ سے پہلے نثار صاحب نے بات کی، اب یہ قیامت کی نشانی ہے جناب چیئرمین صاحب، جب اے این پی پرفارمنس کی بات کرتی ہے اور جب پیپلز پارٹی کرپشن پہ بات کرتی ہے، یہ دونوں چیزیں قیامت کی نشانیاں ہیں۔ 2008 سے لیکر 2013 تک اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی، ان کی پرفارمنس آپ کے سامنے تھی ان کی، اور پیپلز پارٹی کی کرپشن کی داستانیں تو پورے پاکستان میں مشہور ہیں، اب یہ پولیٹیکل سکورنگ کے لئے اسمبلی کے سامنے آجاتے ہیں کہ صوبے میں کرپشن ہو رہی ہے، ہم کرپشن مکاؤ مارچ کر رہے ہیں، تو سندھ کا بیڑا انہوں نے غرق کر دیا ہے، کراچی کا بیڑا انہوں نے غرق کر دیا ہے، سندھ میں ایک ٹھیک ٹھاک سڑک آپ کو نہیں ملے گی، ہر چیز For sale ہے اور ان کو کرپشن صرف KP میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح اے این پی کے نثار صاحب پرفارمنس کی بات کر رہے ہیں، ہماری پرفارمنس تھی تو ہم تیسری بار حکومت میں ہیں، اگر ہماری پرفارمنس نہ ہوتی تو 2018 سے، 2013 سے حکومت نہ ہوتی، 2013 میں ان کو لوگوں نے Reject کر دیا ہے، آج ان کی حالت یہ ہے کہ ان کی دو سیٹیں ہیں ادھر، کوئی ایم این اے ان کا موجود نہیں ہے، ایک سینیٹر ہے، وہ عسکری سینیٹر اس کو ہم کہہ سکتے ہیں جو KP کا ڈومیسائل چینج کر کے بلوچستان سے سینیٹر بنا، اور یہ ہمیں اس پرفارمنس پہ یہاں پر لیکچر دے رہے ہیں اور ان کا جو سینیٹر ہے، اس کو بھی صرف تحریک انصاف نظر آتی ہے، Twenty sixth Amendment میں اس نے اپنی قیمت لگائی، اپنا ووٹ بیچا اور یہاں پہ آکر پختونوں کے علمبردار بنے ہوئے ہیں، ایمل ولی جس کی Legacy تھی باچا خان کی، ولی خان کی، اسفندیار صاحب کی، اس نے Legacy کو تباہ کیا، صرف ایک سینیٹر سیٹ کے لئے، پھر اس پارٹی میں بشیر بلور بھی تھا، اس پارٹی میں بلور فیملی بھی تھی جنہوں نے شہادتیں دی ہیں لیکن اس پارٹی کی بدقسمتی دیکھیں

کہ کہاں باچا خان اور کہاں ایمل ولی خان، اب وہ اللہ کی مار وہ ہمارے لیڈر کو نشئی نشئی کہتا تھا، وہ" PTA certified نشئی" خود بن گیا، شرم کی بات ہے کہ اس کے سامنے PTA کا چیئرمین اس کو جو کہہ رہا ہے، اس کی ویڈیو آپ سب کے سامنے موجود ہے، وہ کہتے ہیں تحریک انصاف گند ہے، ہم اس کو صاف کریں گے، ہم کہتے ہیں کہ آپ گند ہیں، KP سے ہم نے آپ کو صاف کر دیا، ان شاء اللہ بلوچستان سے بھی آپ کو صاف کریں گے۔ چیئرمینصاحب، فاٹا کی بات ہوئی، این ایف سی ایوارڈ کا جو ہمارا ساڑھے چار پرسنٹ کا جو ہمارا شیئر ہے وہ ہمیں نہیں دیا جارہا، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، پولیس کے لئے جو پیکج اس بجٹ میں ہم نے رکھا ہوا ہے وہ مثالی پیکج ہے، امن وامان کے حالات یہاں ابتر ہیں تو ہم اپنے لاء اینڈ آرڈر کو صحیح کرنے کے لئے، آپ کا پولیس کا جو محکمہ ہے جو Component ہے وہ انتہائی اہم Component ہے، ان کی تنخواہیں بڑھانا، ان کے لئے باقی Non developmental اور تنخواہوں کی مد میں جو ہمارا فنڈ ان کے لئے ہم نے رکھا ہوا ہے، تنخواہوں کے علاوہ تو وہ KP کی تاریخ کا سب سے بڑا فنڈ ہے اور ہم ان کی تنخواہ پنجاب پولیس کے برابر کر رہے ہیں جو کہ تیس سے چالیس فیصد ان کی تنخواہیں بڑھیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ہیلتھ اور ایجوکیشن کی ایمرجنسی لگانے جارہے ہیں، جو عمران خان صاحب کا ویژن ہے، ہمیشہ انہوں نے ہیلتھ اور ایجوکیشن پہ بات کی تو ہم اس کی ایمرجنسی لگانے جارہے ہیں۔ ہیلتھ میں جب پی ڈی ایم کی گورنمنٹ آئی جو Interim government تھی، اس کو پی ڈی ایم کی گورنمنٹ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سب اس کے Beneficiaries تھے، اس میں جے یو آئی کا بھی حصہ تھا، اس میں پیپلز پارٹی کا حصہ بھی تھا، اس میں اے این پی کے لوگ بھی تھے، اس میں نون کے لوگ بھی تھے اور یہ تین مہینے کے لئے آئے تھے اور ڈیڑھ سال گزار کر چلے گئے، انہوں نے آتے ہی ہیلتھ کارڈ کو بند کیا اور جب ہماری گورنمنٹ آئی، سی ایم صاحب نے اپنی پہلے تقریر میں ہیلتھ کارڈ کو دوبارہ بحال کیا اور اب ہیلتھ کارڈ پلس بھی آگیا، اب ہیلتھ کارڈ میں Lever transplant بھی آگیا، Kidney transplant بھی، اگر اور مزید Facility اس میں Add ہو رہی ہے تو یہ وہ انقلابی قدم تھا جس کا تذکرہ بین الاقوامی میڈیا میں کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ ایجوکیشن کی بات کریں تو فیڈرلگورنمنٹ نے ایجوکیشن اور ہیلتھ کے لئے اپنا بجٹ کم کیا ہے جبکہ ہم نے اپنا بجٹ بڑھایا ہے، آپ ایک ڈیٹا اٹھائیں بلوچستان کا، سندھ کا، KP کا، پنجاب کا، سب سے زیادہ Children out of school جو ہیں وہ پنجاب، اور پھر اس طرح بتدریج آپ آتے جائیں اور سب سے کم KP میں ہیں اس وقت، پچاس پرسنٹ سے ہم تیس پرسنٹ پہ آگئے ہیں، تیس

پرسنٹ بچے اس وقت ہمارے Out of school ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس سال یہ Percentage مزید بہتر ہو گی اور ہمیں یہ یقین بھی ہے اور ہمارا ارادہ بھی ہے کہ جب تک یہ گورنمنٹ ہے، جب تک تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے تو ان شاء اللہ Out of school جو ہمارے چلڈرن ہیں، یہ ان شاء اللہ ہم پانچ پرسنٹ یا زیرو پرسنٹ پہ لے کر آئیں گے ان شاء اللہ۔ چیئرمین صاحب، آخر میں جو ہمارا بجٹ تاریخ کا ڈیویلپمنٹل، سب سے بڑا پیکج اور اس کے ساتھ ساتھ جتنے بھی ہمارے سیکٹرز ہیں جن میں ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، سوشل ویلفیئر ہے، اریگیشن ہے، ڈیویلپمنٹل سائڈ ہے، سب کے لئے پچھلے بجٹ سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے اور ان شاء اللہ یہ بجٹ حقیقی تبدیلی کا باعث بنے گا اور ان شاء اللہ یہ صوبہ عمران خان کے وژن میں پاکستان کے تمام صوبوں سے آگے جائے گا اور ان شاء اللہ یہاں پہ مدینے کی ریاست کا عملی ثبوت ہم دیں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 02:00 pm. Tuesday, 17th June, 2025.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 17 جون 2025ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)